REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPER FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم   وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP – 3

ولقد نصرکم اللّٰہ ببدرٍ و انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۲۶

شمارہ ۳۹

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

نائبین: جاوید اقبال اختر، محمد انعام غوری

شرح چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالک غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN
PIN. 143516.

۱۴ر شوال ۱۳۹۷ ہجری   ۲۹ر تبوک ۱۳۵۶ ہش   ۲۹ر ستمبر ۱۹۷۷ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۶ر تبوک (ستمبر) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مورخہ ۱۹ ستمبر ۷۷ء کی اطلاع مظہر ہے کہ

”طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ“

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۲۶ر تبوک (ستمبر)۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال و جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ بخیریت سے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ !!

”یاد رکھو کوئی آسمان سے نہیں اُترے گا“

(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

مشہور اخبار ”ڈیلی ٹیلیگراف لنڈن“ کی ایک اہم خبر

لنڈن کے مشہورِ عالم اخبار ڈیلی ٹیلیگراف نے اپنی اشاعت مورخہ ۸ر اگست ۱۹۷۷ء میں مندرجہ ذیل خبر شائع کی ہے:-

” DR. A. FABER-KAISER جو موازنہ مذاہب عالم کے ایک امریکن پروفیسر ہیں۔ نے دعویٰ کیا ہے کہ تحقیق سے پتہ چلا ہے کہ حضرت مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے اور اس کے بعد بھی زندہ رہے اور سرینگر کشمیر میں مدفون ہیں۔ اپنی ایک نئی شائع شدہ کتاب میں وہ لکھتے ہیں کہ اس بات کی کوئی شہادت موجود نہیں کہ حضرت مسیح صلیب پر فوت ہوئے۔

DR. A. FABER-KAISER حضرت مسیح کے ایک لمبے سفر کا ذکر کرتے ہیں۔ اور یہ سوال دریافت کرتے ہیں کہ کیا آپ نے وفات کے بعد شادی بھی کی۔ وہ کہتے ہیں کہ سرینگر میں سلیم اپنے خاندان کا شجرہ نسب حضرت مسیح سے ملاتے ہیں اور بڑے اہتمام سے آپ کے مقبرہ کی حفاظت کرتے ہیں۔“

اس خبر سے اندازہ لگائیے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مندرجہ ذیل پیشگوئی کس شان سے پوری ہو رہی ہے اور چشمِ بینا رکھنے والوں کے لئے ہدایت کا کس قدر بڑا سامان ہے۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:-

”یاد رکھو کوئی آسمان سے نہیں اُترے گا۔ ہمارے سب مخالف جو اب زندہ موجود ہیں وہ تمام مریں گے اور کوئی اُن میں سے عیسیٰ بن مریم کو آسمان سے اُترتے نہیں دیکھے گا۔ اور پھر اُن کی اولاد جو باقی رہے گی وہ بھی مرے گی اور اُن میں سے بھی کوئی آدمی عیسیٰ بن مریم کو آسمان سے اُترتے نہیں دیکھے گا۔ اور پھر اولاد کی اولاد مرے گی اور وہ بھی مریم کے بیٹے کو آسمان سے اُترتے نہیں دیکھے گی۔ تب خدا ان کے دلوں میں گھبراہٹ ڈالے گا کہ زمانہ صلیب کے غلبہ کا بھی گزر گیا اور دُنیا دوسرے رنگ میں آگئی مگر مریم کا بیٹا عیسیٰ اب تک آسمان سے نہ اُترا۔ تب دانشمند یکدفعہ اس عقیدہ سے بیزار ہو جائیں گے۔ اور ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہوگی کہ عیسیٰ کا انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نومید اور بدظن ہو کر اس جھوٹے عقیدہ کو چھوڑ دیں گے اور دُنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا۔ مَیں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں۔ سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔“

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۴، ۶۵)

خلاصہ خطبہ جمعہ

فرمودہ ۹ر ستمبر ۱۹۷۷ء

ربوہ ۹ر تبوک (ستمبر)۔ آج جامع مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں حضور نے رمضان المبارک کی برکات کا ذکر فرمایا اور بتایا کہ اگر ہم اُٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے ذکرِ الٰہی کو اپنا شعار بنالیں تو اس کے ذریعہ ہم سارا سال ان برکات کو حاصل کر سکتے ہیں جن کا ماہ رمضان سے تعلق ہے۔

حضور نے فرمایا وقت آتا ہے اور چلا جاتا ہے وہ کسی کا لحاظ نہیں کرتا۔ رمضان کا بھی یہی حال ہے۔ وہ بہت سی برکتیں لے کر آیا اور اب وہ جا رہا ہے۔ لیکن اگر ہم چاہیں اور کوشش کریں تو اس کی برکتوں کو ذکرِ الٰہی اور عبادات کے ذریعہ سارا سال حاصل کر سکتے ہیں۔ ویسے تو رمضان کا ہر دن برکتوں سے معمور ہے مگر جمعہ کا دن خاص طور پر برکتیں لے کر آتا ہے کیونکہ احادیث میں آیا ہے کہ جمعہ کے دن ایک ساعت ایسی آتی ہے جس میں جو دُعا بھی کی جائے وہ قبول ہو جاتی ہے۔ اس کے ہم ایک معنے یہ بھی کر سکتے ہیں کہ جب اس روز بندہ اپنی عاجزانہ دُعاؤں کو اپنی انتہا تک پہنچا دیتا ہے تو وہی وقت اس کے لئے قبولیتِ دعا کا ہوتا ہے۔

احادیث میں یہ بھی آتا ہے کہ رمضان میں شیطان کو زنجیروں سے جکڑ دیا جاتا ہے۔ رمضان کے ایام میں غیر معمولی عبادات اور ذکرِ الٰہی اور تسبیح و تحمید کا جو سلسلہ جاری رہتا ہے درحقیقت یہی وہ زنجیریں ہیں جن سے شیطان جکڑا جاتا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ میں رمضان کے آخری جمعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا، اس آخری جمعہ کے متعلق بہت سے غلط یا صحیح تصوّرات قائم ہیں۔ درحقیقت اس آخری جمعہ کو صرف یہ خصوصیت حاصل ہے کہ یہ رمضان کا آخری جمعہ ہوتا ہے جس کے بعد اس رمضان میں اور کوئی جمعہ نہیں آتا۔ اور چونکہ احادیث کے مطابق جمعہ کے روز قبولیتِ دُعا کی ایک ساعت آتی ہے اس لئے یہ جمعہ بھی مومن کے لئے دیگر جمعوں کی طرح ایک عید بن کر آتا ہے۔ پھر عام دنوں کی نسبت جمعہ کو اگر چھٹی ہو تو اس دن زیادہ عبادات اور ذکرِ الٰہی کی توفیق حاصل ہوتی ہے۔ ہمیں رمضان کا یہ جمعہ آخری موقع جمعہ کو یہ دُعا کرنے کا بہم پہنچاتا ہے کہ اے خدا جس طرح تو نے رمضان میں غیر معمولی طور پر ذکرِ الٰہی کی توفیق بخشی ہے۔ اسی طرح سال کے باقی گیارہ مہینوں میں بھی (فرض روزوں کی عبادات کو چھوڑ کر) ہمیں ذکرِ الٰہی کی توفیق بخش تاکہ سارا سال ہی ہم رمضان کی برکتوں کو حاصل کرتے رہیں۔ بہر حال اس آخری جمعہ کو صرف یہ خصوصیت باقی جمعوں پر حاصل ہے کہ یہ رمضان کا آخری جمعہ ہے جس کے بعد رمضان میں اس سال کوئی اور جمعہ نہیں آئے گا۔

(باقی دیکھیے صفحہ ۱۲ پر)

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان (پن ۱۴۳۵۱۶) سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر، صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۹ر تبوک ۱۳۵۶ ہش

اسلامی آئین کی تدوین اور عہدِ حاضر

یہ بات کہ فلاں اسلامی ملک میں اب اسلامی توانین پر عمل ہوگا خوش آیند بھی ہے اور کہنے میں یہ بات بڑی آسان اور خوشنما بھی۔ لیکن جب اس کو کسی ملک میں تفصیلاً عمل میں لانے کا مرحلہ آتا ہے تو کئی ایسی پیچیدہ صورتیں سامنے آنے لگتی ہیں جن سے عہدہ برآ ہونا کوئی آسان بات نہیں۔ ایک سیکولر مملکت میں رہتے ہوئے ہمارا براہِ راست تو اس سے تعلق نہیں لیکن اس وجہ سے کہ یہ ایک علمی موضوع ہے اِس لئے ہماری آج کی بات چیت بھی صرف انہی حدود میں رہتے ہوئے ہوگی۔

جس چیز کو فی زمانہ کسی ملک کے باضابطہ آئین کا نام دیا جاتا ہے حقیقت تو یہ ہے کہ ازمنہ سابقہ میں بڑی بڑی اور وسیع اسلامی مملکتیں ہونے کے باوجود اس طرح کے باضابطہ آئین کی تدوین عمل میں نہیں آئی۔ اس وقت نہ تو مدوّن رنگ میں معروف رنگ کے آئین کی ضرورت سمجھی گئی اور نہ ہی اس موضوع پر علماءِ سلف نے خصوصی توجہ ہی دی۔ البتہ عہدِ حاضر جن نئے مسائل کو ساتھ لایا اُن میں سے ایک یہ چیز بھی عرفی رنگ میں ظاہر ہوئی ہے۔ چونکہ علمائے سلف کے سامنے اِس زمانے کے تفصیلی حالات ہی نہ تھے اس لئے اس بارہ میں ان کی کوئی قطعی رائے یا فیصلہ بھی نہیں ہے جس سے واضح رنگ میں استفادہ کیا جاسکے۔ اس لئے عہدِ حاضر کے مسائل کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے اسلامی آئین کی تدوین کا کام جہاں وقت کا اہم تقاضا اور ضرورت ہے وہاں نہایت درجہ مشکل اور نازک بھی ہے۔ اسی لئے تو ہم نے کہا ہے کہ اس سے عہدہ برآ ہونا کوئی آسان بات نہیں۔

جملہ اسلامی قوانین (خواہ وہ کسی نوع کے ہوں) اُن کا اوّل منبع قرآن کریم ہے۔ دوسرے نمبر پر سنّتِ نبوی ہے جس کی مدد ایسی احادیث کرتی ہیں جو عند الدرایۃ صحیح اور درست قرار پاتی ہیں۔ نہ کہ محدثین کی مقرر کردہ اصطلاح میں جو صحیح، حسن اور مشہور وغیرہ اسماء سے متعارف ہیں۔ پھر سنّتِ نبویؐ کے پہلو بہ پہلو مطابق ارشادِ نبوی علیکم بسنّتی وسنّۃ الخلفاء الراشدین المھدیین حضرات خلفاء اربعہ کی سنّت اور اُن کا عمل اور ان کے فیصلہ جات سے بھی بہت کچھ روشنی مل سکتی ہے۔ ان دو قسم کے واضح اور محکم سرچشموں کے بعد تیسرے نمبر پر قیاس ہے، جسے دوسرے لفظوں میں علماء و فقہاء کا اجتہاد اور استخراج مسائل کا طریق بھی کہا جاتا ہے۔ ازمنہ ماضیہ میں جن جن حالات سے واسطہ پڑا اس زمانہ کے علماء اور مجتہدین نے اسی طریق سے کام لیتے ہوئے راہنما اصول وضع کئے۔ اور وقت آگے بڑھتا چلا گیا۔

ہمارے اس زمانے میں بھی اوّل الذکر دونوں قسم کے سرچشمے اپنی پُوری برکتوں کے ساتھ موجود ہیں۔ اس کے ساتھ قیاس کے طور پر علماء سلف کے بیان کردہ تیسرے نمبر کے اصُول بھی ہیں۔ لیکن جہاں تک عہدِ حاضر کے پیش کردہ نئے حالات سے نپٹنے اور ان کے بارہ میں کوئی قطعی اور فیصلہ کُن رائے پر پہنچنے کی بات ہے۔ اس کے لئے اصل سوال تو یہی ہے کہ موجودہ زمانہ میں اجتہاد کی کرسی پر کس کو بٹھایا جائے تا اس کی رائے اور فیصلہ ساری امتِ مسلمہ کے لئے قطعی طور پر قابلِ عمل قرار پائے۔ آپ کہیں گے کہ جس طرح پہلے زمانہ میں امام مالکؒ، امام ابوحنیفہؒ، امام شافعیؒ، امام احمدؒ وغیرہم بزرگان نے اجتہاد کیا، اب بھی علماء حضرات اس کام کو کرتے چلے جائیں گے۔ مگر یہ بات ایسی آسان اور سہل العمل نہیں ہے جیسا کہ بادی النظر میں اسے خیال کیا جاتا ہے۔ بالخصوص جبکہ موجودہ زمانہ میں ذرائع مواصلات میں غیر معمولی ترقی اور سہولیات پیدا ہو جانے سے دُور کے فاصلے کم سے کم ہوتے جا رہے ہیں وسیع وعریض دنیا مادی لحاظ سے سمٹ کر ایک شہر اور ایک محلّہ کی طرح ہو رہی ہے۔ اب اِس امر کی شدّت سے ضرورت محسوس ہو رہی ہے کہ اجتماعیت کی طرف بڑھ رہے اس جسمانی رجحان کے ساتھ ساتھ نوع انسان کو روحانی طور سے بھی امت واحدہ بن جانے کے عمل کی طرف لایا جائے تا یہ اتحاد کامل صورت میں جلوہ گر ہو۔ اور یہ بھی ایک واضح حقیقت ہے کہ نظریاتی اور فکری رنگ میں کُل عالمِ انسانی کا اتحاد صرف اور صرف اسلام ہی کی تعلیمات کی روشنی میں ممکن ہے۔ اسلام کے سوا کسی بھی دوسرے مذہب یا ازم میں اس نوع کی نہ تو وسعتِ علمی ہے اور نہ ہی اس کو ایسی خصوصیات ہی حاصل ہیں جو اسلام کو۔ کیونکہ یہ خدا کا بھیجا ہُوا وہ دین ہے جو سب دیگر ادیان کے آخر میں آیا۔ اور اس نے ایسا زمانہ پایا جس میں اجتماعیت کی طرف بڑھنے کا نوعِ انسانی کی گویا ضمیر کی آواز بن گیا ہے۔

اسلام کی نسبت اس عظیم دعوے کے ساتھ ساتھ یہ [illegible] ناقابلِ انکار حقیقت سب کے سامنے ہے کہ فی زمانہ خود اسلام کی [illegible] اتحاد اور یگانگت نہیں جو بیرونی دنیا کو قطعیت کے ساتھ کسی ایک [illegible]۔ کون نہیں جانتا کہ اس وقت مسلمان طرح طرح کی فرقہ بندیوں میں بٹے ہوئے ہیں۔ اَور باتوں کو جانے دیں صرف نماز ہی کو لے لیں۔ جو اسلام میں اجتماعیت کا بہترین مظاہرہ ہے افسوس کہ مختلف مکاتبِ فکر کے مُسلمان آج ایک ساتھ ایک ہی امام کے پیچھے نماز تک ادا کرنے کے لئے تیار نہیں۔ یہی وہ اہم نکتہ ہے جس پر حال ہی میں ایک سیاست دان نے علماءِ زمانہ پر طنز کرتے ہوئے کہا تھا کہ آپ لوگ ایک ساتھ نماز تو پڑھ نہیں سکتے۔ پھر ملکی سیاسیات کے مسائل کو مبیّنہ "اسلامی بُنیاد" پر حل کر لینے میں آپ پر کیسے اعتماد کیا جا سکتا ہے؟؟

کسی زمانہ میں رفع سبابہ۔ آمین بالجہر وغیرہ باتوں پر اختلافِ آراء کے سبب جھگڑے اُٹھے، ایک دوسرے پر کفر کے فتوے لگے۔ اس وقت تو ایسے اختلافات زیادہ سے زیادہ مساجد کی حد تک رہے تھے۔ ملکی سیاست پر اثر انداز نہیں ہوئے تھے۔ (اِلّا ماشاء اللہ) مگر اب تو چند قدم آگے ہی اُٹھے ہیں۔ پُرانے علماء کا اب تک مسلّمہ اصول یہی رہا ہے کہ عقیدہ اور مذہب کے اظہار میں ہر شخص کو کامل آزادی ہے، کیونکہ یہ دل سے تعلق رکھنے والی بات ہے۔ اس پر کسی بھی ملکی حکومت کو اختیار حاصل نہیں۔ جو شخص جس عقیدہ اور مذہب کا اظہار کرتا ہے اسلامی حکم یہی ہے کہ اس کو قبول کر لیا جائے۔ اور اس کے اندرونے کو حوالہ بخدا کیا جائے۔ لیکن ۱۹۷۴ء کے رُسوائے زمانہ ایک فیصلہ نے اسلام کی طرف منسوب ہونے والوں کو اس بات پر بھی قائم نہ رہنے دیا۔ بلکہ اس کا فیصلہ بھی ووٹوں کی گنتی کے ساتھ ہُوا۔ اور ایک کلمہ گو، فدائے اسلام جماعت کو محض اس لئے دائرۂ اسلام سے خارج بنا دیا گیا کہ اس مُلک کی اکثریت کی رائے میں اقلیت کا نظریہ اور خیال اسلام نہیں ہے درانحالیکہ خارج از اسلام بتائے جانے والوں نے ساری دُنیا میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت اس کی ٹھوس علمی خدمت میں وہ کارہائے نمایاں سرانجام دیئے ہیں جس کی توفیق اکثریت کے مُسلمانوں کو ہرگز نہیں ملی۔ یہ وہ سرفروش تھے جو تپتے صحراؤں میں گئے گھنے جنگلات میں نہایت درجہ مضرِ صحت ماحول میں رہے۔ اور برسوں کی محنتِ شاقہ اور مجاہدہ عظیمہ کے نتیجہ میں لاکھوں لاکھ عیسائیوں اور بد مذہب افراد کو دینِ اسلام کا والہ و شیدا بنا دیا۔ اس عظیم کارنامے کے باوجود وہ پھر بھی "غیر مسلم" ہی رہے۔ یہ سب اکثریت کے اقتدار پر قابض ہو جانے کی کرشمہ سازیاں ہیں۔ کیا کوئی بھی خرد مند اس کو صحیح اسلام کی طرف منسوب کر سکتا ہے۔

بات اسی حد تک ختم نہیں ہو جاتی بلکہ اختلافِ عقیدہ کی بات ایک بہت ہی بھیانک نتائج کے لئے اَور آگے بڑھتی ہے۔ وہ اس طرح پر کہ اس زمانہ کے علماء میں سے ایک خاصی تعداد ایسے علماء کی بھی ہے جو زیرِ تدوین "اسلامی آئین" میں "مرتد کے قتل" کی دفعہ کو شامل کرنے میں اُسی طرح دلچسپی رکھتی ہے جیسے کسی سارق کے لئے قطعِ ید کی دفعہ کو۔ ان حضرات کا نکتہ نظر یہ ہے کہ اسلام میں داخل ہونا تو ہر شخص کی اپنی رضا اور پسند پر ہے جو کوئی بھی لا الٰہ الّا اللّٰہ محمّد رسول اللّٰہ پڑھ کر اپنے آپ کو مسلمان کہلانے کا دعویٰ کرتا ہے وہ مُسلمان سمجھا جائے گا۔ لیکن یہی شخص اگر اپنی مرضی سے دینِ اسلام کو ترک کر کے کسی دُوسرے مذہب میں چلا جائے تو وہ اصطلاحی طور پر مُرتد کہلایا۔ اب عہدِ حاضر کے یہ علماء ایسے ارتداد کو صرف مذہب کی تبدیلی کہہ کر نظر انداز کرنے کے لئے ہرگز تیار نہیں۔ بلکہ اُن کے "خیالی اسلامی آئین" کی رُو سے وہ واجب القتل ہے۔ (یہ تو وہ مُرتد ہے جو اپنی مرضی سے اعلان کرتا ہے کہ مَیں نے دینِ اسلام ترک کر کے کوئی دُوسرا دین اختیار کر لیا۔ لیکن ان علماء کا زیادہ خطرناک فتویٰ تو اُن لوگوں کے بارہ میں بھی "مرتد" ہی کا ہے جن کو اُن کی اپنی مرضی کے خلاف محض ووٹوں کی گنتی سے بالجبر دائرۂ اسلام سے خارج بتایا گیا ہے)

قتلِ مرتد کے سلسلہ میں علماء کی یہ بات تو وہی ہوئی جو لطیفے کے رنگ میں کہی جاتی ہے کہ علماءِ زمانہ کا اسلام، اسلام نہ ہُوا بلکہ ایک چوہے دان ہُوا جس میں چوہا داخل تو ہو سکتا ہے مگر نکل نہیں سکتا۔ نکلنے پر بس اُسے موت کے گھاٹ ہی اُتارا جائے گا۔ وہ موت سے بچ نہیں سکتا!!

اس پر مزید ظلم یہ کہ فی زمانہ جب مسلمان کئی فرقوں میں بٹے ہوئے ہیں، ہر فرقہ دوسرے کو کافر اور دائرۂ اسلام سے خارج بتا رہا ہے، اس صورت میں مذکورہ بالا "قتلِ مرتد" کے قانون کے نافذ العمل ہو جانے کی صورت میں کیا کوئی ایک بھی مُسلمان باقی رہ جاتا ہے جس پر مخالف علماء کی طرف سے مرتد کا لیبل لگایا جا کر اُس پر "قتلِ مرتد" والا کالا قانون لاگو نہ کیا جا سکے؟ پھر وہ کون "مسلمان" ہوں گے جو خوش نصیب بن کر مرتد قرار دیئے گئے "مسلمانوں" کو ہی قتل کرنے کا ثوابِ عظیم (؟) حاصل کرنے کے منصب پر فائز ہوں گے۔ سوائے اس کے کہ ووٹوں کی اکثریت کی طاقت کو عقیدے میں بھی فیصلہ کُن قوت سمجھ لیا جائے۔ پھر یہ اس اسلام کا تو نہ رہا جس نے سبھی بنی آدم کے مال، جان، عزت و ناموس کے تحفظ کی گارنٹی دی ہے۔

اب دیکھئے اس ساری خرابی کی جڑ کیا تھی۔ یہی کہ محض اختلافِ عقیدہ کے سبب من مانے طریق پر کسی بھی دُوسرے "مسلمان" کو مرتد کہہ کر اس پر اس "خیالی" اسلامی آئین کی دفعہ کو لاگو کر دیا گیا۔ انّا للّٰہ وانّا الیہ راجعون۔

اب آئیے مسئلہ کے اصل حل کی طرف، جیسا کہ ہم نے ابتداء میں بیان کیا عرفی رنگ کے آئین کا مدوّن شکل میں ہونا موجودہ زمانہ کی ضرورت ہے۔

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۱ پر)

ربوہ میں عید الفطر کی مبارک تقریب

نماز عید سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے پڑھائی اور بصیرت افروز خطبہ ارشاد فرمایا

ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو دیکھتے ہوئے اس یقین پر قائم ہیں کہ غلبۂ اسلام کا مبارک دن ضرور طلوع ہو کر رہے گا

مہدی موعود کا یہ زمانہ جو ایک ہزار سال تک ممتد ہے ہمارے لئے نیکی اور تقویٰ میں ترقی کرنے کا زمانہ ہے

پوری کوشش کرو اور دعائیں کرو کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی غیر محدود نعماء اور اپنی رضا کی جنت کا وارث بنائے!

ربوہ ــــ یکم شوال ۱۳۹۷ھ (مطابق ۱۶ ر تبوک ۱۳۵۶ ہش و ۱۶ ر ستمبر ۱۹۷۷ء) بروز جمعۃ المبارک۔ آج مرکز سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ میں عید الفطر کی نہایت مبارک تقریب، سادہ اور پُر وقار طریق پر اللہ تعالیٰ کے حضور متضرعانہ دعاؤں کے ساتھ منائی گئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد اقصیٰ میں تشریف لاکر نماز عید پڑھائی اور پھر ایک نہایت ایمان افروز خطبہ ارشاد فرمایا جس میں حضور نے جماعت احمدیہ پر اللہ تعالیٰ کے غیر معمولی فضلوں اور رحمتوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ان فضلوں کو دیکھتے ہوئے ہم یہ امید بلکہ یقین رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری کمزوریوں کے باوجود اس عید کو بھی ہمارے لئے مبارک کرے گا اور ماہِ رمضان میں ہمیں جو تھوڑی بہت عبادت کرنے اور دعائیں مانگنے کی توفیق ملی ہے اسے جاری رکھنے کی ہمیں توفیق دے گا۔ اور اس کے نتیجہ میں ہماری حقیر مساعی کو نوازتے ہوئے جلد وہ دن دکھلائے گا جبکہ ہمیں ہمارے مقصدِ عظیم میں کامیاب کرتے ہوئے ساری دنیا کو سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک جھنڈے تلے جمع کر دے گا اور ہمارا قدم شاہراہِ غلبۂ اسلام پر آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائے گا۔

نماز عید الفطر میں اہل ربوہ نے ہزاروں کی تعداد میں شامل ہونے کی توفیق پائی۔ مقامی مردوں، عورتوں اور بچوں کے علاوہ بہت سے بیرونی مقامات سے بھی احباب اس موقعہ پر تشریف لائے ہوئے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ مسجد اقصیٰ اپنی غیر معمولی وسعت کے باوجود نمازیوں سے بھری ہوئی تھی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ صبح پونے نو بجے مسجد میں تشریف لے آئے۔ چونکہ ابھی لوگ بکثرت آ رہے تھے، اس لئے کچھ انتظار اور توقف کے بعد آٹھ بجکر ۵۵ منٹ پر نمازِ عید شروع ہوئی۔ نماز کے بعد حضور نے تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد خطبہ ارشاد فرمایا۔

سب سے پہلے حضور نے فرمایا آپ سب بھائیوں اور بہنوں کے لئے جو اس مسجد میں نماز عید کے لئے جمع ہوئے ہیں، اللہ تعالیٰ اس عید کو مبارک کرے۔ اور ان تمام احمدی بھائیوں اور بہنوں کے لئے بھی اسے مبارک کرے جو دنیا کے کونے کونے میں آباد ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام نوعِ انسانی کے لئے بھی اس دن کو مبارک کرے اور ان کے لئے ایسے حالات پیدا کرے کہ وہ بھی حقیقی خوشی کا دن دیکھ سکیں۔ آمین

اس کے بعد حضور نے فرمایا ہم جو احمدی مسلمان ہیں ہماری زندگیوں کی بنیاد اس امر پر قائم ہے کہ ہم اپنے رب کریم کا خوف بھی دل میں رکھتے ہیں اور رجاء اور امید بھی۔ خوف ان معنوں میں نہیں جیسے انسان، شیر یا سانپ سے خوف کھاتا ہے بلکہ اس معنے میں کہ ہمارا محبوب خدا ہماری کسی غلطی یا کمزوری کی وجہ سے ہم سے کبھی ناراض نہ ہو جائے۔ اور ہمیں یہ توفیق دے کہ ہم اس کی ناراضگی کے ہر کام سے دُور رہتے ہوئے اس کے فضلوں کو حاصل کرنے کی توفیق پائیں۔ دوسرا تعلق ہمارا اپنے خدا سے امید کی بنیاد پر قائم ہے۔ قرآن کریم نے مومنوں کو امید دلانے کے لئے جو اعلانات کئے مثلاً لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ (زمر آیت ۵۴) اور رَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ (الاعراف ۱۵۷) وغیرہ ان کی بناء پر ہم اپنے خدا پر کامل توکل رکھتے ہوئے یہ امید رکھتے ہیں کہ اس دفعہ ماہِ رمضان میں ہمیں تھوڑی بہت جن دعاؤں اور عبادات کی توفیق ملی ہے انہیں قبول کرے اور اپنی رضا کی جنت میں اس دنیا میں بھی اور اُس دنیا میں بھی ہمیں داخل کرے۔

حضور نے فرمایا ہمیں یقین ہے کہ انسان اگر ایک لحظہ کے لئے بھی خدا سے تعلق توڑ دے تو اس کے لئے یقینی ہلاکت ہے لیکن ساتھ ہی ہم اس یقین پر بھی قائم ہیں کہ اگر انسان اللہ تعالیٰ کے ساتھ جانثاری کا تعلق قائم رکھے تو وہ کامل قدرتوں والا خدا اپنی غیر معمولی قدرتوں اور اپنے فضلوں کے نظارے ہمیں ہماری ان زندگیوں میں ہی دکھلا دیتا ہے۔ اسی لئے ہم یہ امید بلکہ یقین رکھتے ہیں کہ یہ عید کا دن واقع میں ہمارے لئے خوشی کا دن ہے۔ اس کے جو غیر معمولی فضل ہماری جماعت پر ہو رہے ہیں انہیں دیکھ کر ہمارے حوصلے بلند ہوتے ہیں اور ہم اس یقین پر قائم ہو جاتے ہیں کہ جو عظیم کام اس زمانہ میں اُس نے ہمارے سپرد کیا ہے ہم اس میں انشاء اللہ ضرور کامیاب ہوں گے اور وہ دن ضرور آئے گا جبکہ ساری دنیا سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو کر اپنے لئے حقیقی خوشی اور راحت و اطمینان کے سامان پیدا کرے گی اور ہمارا قدم شاہراہِ غلبۂ اسلام پر آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ زمانہ اس مہدی کا زمانہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عظیم روحانی فرزند ہے یہ زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دی ہوئی بشارات کے مطابق ایک ہزار سال تک ممتد ہے یہ ہزار سال ہمارے لئے نیکی، تقویٰ اور روحانیت میں ترقی کرنے کا زمانہ ہے۔ ہمیں اِدھر اُدھر دیکھنے کی بجائے اپنے خدا پر کامل امید اور توکل رکھتے ہوئے وہ سب کچھ نسلاً بعد نسلٍ پیش کرتے چلے جانا چاہیئے جو ہمارا خدا ہم سے مانگتا ہے اور وہ سب کچھ حاصل کرنا چاہیئے جو وہ ہمیں دینا چاہتا ہے۔ وہ ہمیں ایسی غیر محدود نعماء دینا چاہتا ہے جن کا ہم تصور بھی نہیں کر سکتے لیکن ان نعماء کو حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ جو کوشش اور جدوجہد ہمارے لئے ممکن ہے، وہ ہم سب پیش کریں۔ مگر ایسا کرنا بھی بجز دعا کے ناممکن ہے۔ اس لئے دعا کرو اور بہت دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی توفیق بخشے۔

آخر میں حضور نے فرمایا اب میں اسی دعا پر اس خطبہ کو ختم کرتا ہوں کہ اس رمضان میں خدا نے ہمیں جن دعاؤں اور عبادات کی توفیق دی ہے ان کا سلسلہ اس عید سے لے کر اگلی عید تک بھی برابر ہمیں قائم رکھنے کی توفیق بخشے اور ہم اس کے جلال کے جلوے اور اس کے جمال کی چمکاریں ہمیشہ دیکھتے چلے جائیں اور ہم اس کے حسن اور احسان کے جلوؤں سے گھائل ہو کر اس کی رضا اور خوشنودی کی حقیقی خوشی اور مسرت کو حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔ آمین۔

خطبہ ثانیہ کے بعد حضور نے اجتماعی دعا کرائی اور پھر جملہ حاضرین کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ' کہہ کر واپس تشریف لے گئے۔

(الفضل مؤرخہ ۱۸/۹/۷۷)

شکریہ اور درخواستِ دعا

جماعت احمدیہ سملیہ۔ بہار کے بعض احمدی بھائیوں کے خلاف شر پسندوں نے ایک جھوٹا مقدمہ کیا ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ان احمدی بھائیوں کو اس مقدمہ میں باعزت طور پر بری کر دیا ہے۔ الحمد للہ۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان بھائیوں کو ثابت قدم رکھے۔ اور دوسرے مقدمہ میں بھی باعزت بری ہونے کے سامان کر دے۔ اس سلسلہ میں مکرم سید تمیز احمد صاحب ایڈووکیٹ رانچی خاص طور پر شکریہ کے مستحق ہیں۔ جنہوں نے بڑی محنت اور کوشش کے ساتھ اپنے مرحوم والد سید محی الدین احمد صاحب کی طرح بلا معاوضہ اس مقدمہ میں ہمارے بھائیوں کی مدد کی۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ اللہ تعالیٰ انکے علم اور صحت و سلامتی میں برکت دے۔ مرزا وسیم احمد (امیر جماعت احمدیہ قادیان)۔

مسجد مبارک ربوہ میں درس قرآن عظیم کے دور کی تکمیل پر

آخری سورۃ کا درس حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے دیا اور پرسوز اجتماعی دعا کرائی

ہزارہا احباب نے اس مبارک تقریب میں شامل ہونے کی سعادت حاصل کی

مسجد مبارک ربوہ میں یکم رمضان المبارک سے پورے قرآن پاک کا جو خصوصی درس نظارت اصلاح و ارشاد کے زیر اہتمام ہو رہا تھا وہ بتاریخ ۲۹ رمضان المبارک (۱۴ ستمبر ۱۹۷۷ء) اللہ تعالیٰ کے فضل سے مکمل ہو گیا۔ آخری سورۃ کا درس خود سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشریف لا کر دیا جس کے بعد نہایت رقت اور تضرع سے حضور کی اجتماعی دعا ہوئی جس میں ہزارہا مردوں اور عورتوں نے شرکت کی سعادت حاصل کی۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قبل از نماز عصر چار بجے مسجد مبارک میں تشریف لا کر درس کا آغاز فرمایا جو کم و بیش ایک گھنٹہ تک جاری رہا۔ حضور نے سورۃ الناس کی نہایت پر معارف تفسیر کرتے ہوئے اس سورۃ کا سورۃ فاتحہ سے جو نہایت گہرا ربط اور لطیف تعلق ہے اسے واضح فرمایا اور احباب جماعت کو ان کی ان عظیم الشان اور نازک ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی جو مہدی موعود علیہ السلام کی جماعت میں شامل ہونے اور و اٰخرین منھم کا مصداق ہونے کی وجہ سے ان پر عائد ہوتی ہیں۔ حضور نے فرمایا ان ذمہ داریوں کو پورا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ جماعت کے تمام مرد، عورتیں، بچے اور بڑے سب دعاؤں پر زور دیں اور اپنی زندگیوں کو قرآن مجید کے احکام کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں۔

آخر میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے لمبی اجتماعی دعا کرائی جس میں حاضر الوقت تمام احباب نے جو کہ ہزارہا کی تعداد میں موجود تھے شامل ہونے کی توفیق پائی۔

اجتماعی دعا سے قبل حضور نے جو دعائیں کرنے کی تحریک فرمائی اس میں اسلام کی ترقی اور غلبہ کے علاوہ ملک کی ترقی خوشحالی اور استحکام کے لئے بھی خاص طور پر دعائیں کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ چنانچہ نہایت خشوع و خضوع اور درد و الحاح کے ساتھ اجتماعی دعا ہوئی۔

اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور غلبہ اسلام کے دن ہماری زندگیوں میں دکھائے۔ آمین۔

(الفضل مورخہ ۱۸/۹/۷۷)

☆ ☆ ☆

مومن کیلئے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنے ہر چھوٹے بڑے عمل سے پہلے دعا کرے!

(خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۶ تبوک ۱۳۵۶ ہش مطابق ۱۶ ستمبر ۱۹۷۷ء)

ربوہ ۱۶ تبوک۔ آج یکم شوال ۱۳۹۷ھ بروز عید الفطر، سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جمعہ حسب معمول ایک بجے بعد دوپہر مسجد اقصیٰ میں تشریف لا کر پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں حضور نے بتایا کہ مومن کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنے ہر چھوٹے بڑے عمل سے پہلے دعا کرے اور خدا سے مدد کا طلبگار ہو۔

حضور نے فرمایا انسان روزانہ مختلف قسم کے کام کرتا ہے جن میں سے بعض بڑے ہوتے ہیں اور بعض چھوٹے اور معمولی۔ دراصل انسانی زندگی نام ہی مسلسل عمل اور جدوجہد کا ہے۔ خدا تعالیٰ نے ہمیں قرآن کریم میں یہ سکھایا ہے اور بتایا ہے کہ تم اپنے ہر چھوٹے بڑے کام کے لئے پہلے مجھ سے دعا کے ذریعہ مدد طلب کیا کرو تاکہ وہ کام تمہارے لئے بابرکت ہو۔ فرمایا سب سے بڑا اور اہم کام ایک مومن کے لئے تو یہ ہے کہ خدا کی آخری پاک کتاب یعنی قرآن پاک کو پڑھے اس پر غور و تدبر کرے اور پھر اس پر عمل کرنے کی کوشش کرے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کام کے لئے بھی جو کہ سراسر برکت ہے ہمیں یہ حکم دیا ہے کہ اس کی تلاوت سے پہلے بسم اللہ ضرور پڑھ لیا کرو۔ جب ایک مقدس ترین کام کے آغاز کے لئے بھی خدا سے دعا طلب کرنا ضروری ہے تو خود اندازہ لگاؤ کہ ہم اپنے باقی اعمال کے لئے کس قدر دعاؤں کے محتاج ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا ہے، دراصل تدبیر بھی ایک دعا ہے اور دعا بھی ایک تدبیر ہے۔ ہمارے ہر کام کا آغاز دعا کی تدبیر سے ہونا چاہیئے۔ اس سلسلے میں حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک نہایت ایمان افروز حوالہ پڑھ کر سنایا۔ جس میں حضور نے بتایا ہے کہ ایک طالب صادق کی روح تو بلا تصنع ہر وقت آسمانی مدد کی محتاج ہوتی ہے۔ وہ خدا کی صفت رحمانیت اور رحیمیت کے جلووں کو دیکھ کر بے ساختہ دعا کی طرف جھکتی ہے اور نہایت عاجزی اور فروتنی کے ساتھ خدا کی طاقت سے طاقت اور اس کی قوت سے قوت حاصل کرنے کے لئے بے تاب رہتی ہے۔

آخر میں حضور نے فرمایا درحقیقت توحید فی الاعمال کا پہلا زینہ ہی دعا ہے جس سے انسان اپنی محدود طاقت سے خدا کے غیر محدود فضلوں کا طلبگار ہوتا ہے۔ ہماری جماعت کے ہر فرد کو جو کہ اپنے تئیں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مہدی کی طرف منسوب کرتا ہے، یہ چاہیئے کہ وہ ہر چیز اپنے خدا سے ہی مانگے اور اس کا ہر چھوٹا یا بڑا کام دعا سے شروع ہو تاکہ خدا تعالیٰ اس کے تھوڑے کو بھی زیادہ کر دے اور اس کی غفلت اور کمزوری کو بیداری اور طاقت سے بدل کر اسے اپنے غیر محدود فضلوں کا وارث بنائے۔ آمین۔

قادیان میں ایک رخصتانہ کی تقریب!

قادیان ۲۶ ستمبر (تبوک) آج بعد نماز مغرب محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی فاضل ناظر دعوۃ و تبلیغ کی بیٹی عزیزہ ناصرہ بیگم صاحبہ بی اے کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان و ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ نے تقریب میں مع اہل و عیال شرکت فرما کر اجتماعی دعا بھی کرائی۔

عزیز مکرم ناصر احمد خان صاحب ابن مکرم محمد بشیر خان صاحب کی برات بمبئی سے پرسوں گیارہ بجے قادیان پہنچی جس میں مکرم محمد بشیر خان صاحب (دولہا میاں کے والد بزرگوار و والدہ محترمہ) شامل تھے۔ مکرم خان صاحب کے چھوٹے بیٹے مکرم فضل احمد خان صاحب رخصت نہ ملنے کے سبب کل پانچ بجے شام قادیان پہنچے۔

حسب اعلان بعد نماز مغرب پہلے مسجد مبارک میں محترم صاحبزادہ صاحب امیر مقامی کی صدارت میں دولہا کے لئے دعائیہ تقریب منعقد ہوئی۔ تلاوت و نظم خوانی کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے اجتماعی دعا فرمائی۔ اس کے بعد جیسا کہ قادیان میں درویشان کا طریق ہے ایک حصہ برات کے ساتھ شامل ہو کر مکرم محمد بشیر خان صاحب آف بمبئی اور مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم درویش (جو مکرم خان صاحب موصوف کے بہنوئی ہیں) کی قیادت میں برات محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی کے مکان پر پہنچی جہاں محترم صاحبزادہ صاحب اور مولانا صاحب موصوف نے مع درویشان کے برات کا استقبال کیا۔ اور مسجد مبارک کی تقریب کی طرح یہاں پر بھی دولہا کی گلپوشی ہوئی۔ یہاں بھی محترم صاحبزادہ صاحب کی صدارت میں دعائیہ تقریب عمل میں آئی تلاوت و نظم کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے کثیر التعداد حاضر الوقت احباب سمیت اجتماعی دعا کی۔ اس کے بعد برات کو رات کا کھانا کھلانے کے بعد محترم مولانا صاحب نے اپنی بیٹی عزیزہ ناصرہ بیگم سلمہا کو رخصت کیا۔ رخصتی کے سلسلہ میں محترمہ بیگم صاحبہ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے بمعہ اہل خانہ مولانا صاحب کے مکان پر تشریف فرما کر بہت سے قیمتی تحفے بھی دیئے۔ اور اپنی مخصوص دعاؤں کے ساتھ رخصت فرمایا۔ جزاہم اللہ تعالیٰ۔

احباب دعا فرمائیں، اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر طرح بابرکت کرے اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ مکرم خان صاحب مع خاندان مورخہ ۲۸ ستمبر کو قادیان سے بمبئی واپس روانہ ہو رہے ہیں۔ والحمد للہ خیر حافظاً۔ اس موقع پر محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ؟

آخری قسط

علم تعبیر الرؤیا اور اس کے عجائبات

(از مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد - ربوہ)

ششم:- خواب میں بعض دفعہ کوئی شخص دکھایا جاتا ہے۔ مگر وہ چسپاں کسی اور وجود پر ہوتی ہے خصوصاً انبیاء کو جو رؤیا دکھائی جاتی ہے ان کا ایک حصہ ان کے خلفاء اور متبعین کے ہاتھوں پورا ہوتا ہے یہ امر دو مثالوں سے واضح ہو جائے گا۔

(الف) ۷ر ستمبر ۱۹۰۵ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ ”ایک دفعہ میں نے خواب میں دیکھا تھا کہ ایک شخص میرا نام لکھ رہا ہے تو آدھا نام اس نے عربی میں لکھا ہے اور آدھا انگریزی میں لکھا ہے۔ انبیاء کے ساتھ ہجرت بھی ہے لیکن بعض رؤیا نبی کے اپنے زمانہ میں پورے ہوتے ہیں۔ اور بعض اولاد یا کسی متبع کے ذریعہ سے پورے ہوتے ہیں مثلاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قیصر و کسریٰ کی کنجیاں ملی تھیں تو وہ ممالک حضرت عمرؓ کے زمانہ میں فتح ہوئے۔“ (بدر ۷ر ستمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

حضرت اقدسؑ کی اس تعبیر کے عین مطابق حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کو ہندوستان سے ہجرت کرنا پڑی اور حضور ۳۱ر اگست ۱۹۴۷ء کو قلعہ ہند یعنی پاکستان میں تشریف لے آئے۔

(ب) حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ:-

”ایک دفعہ ہمارے والد صاحب نے ایک خواب دیکھا کہ آسمان سے تاج اترا اور انہوں نے فرمایا یہ تاج غلام قادر کے سر پر رکھ دو (آپ کے بڑے بھائی) مگر اس کی تعبیر اصل میں ہمارے حق میں تھی جیسا کہ اکثر دفعہ ہو جاتا ہے کہ ایک عزیز کے لئے خواب دیکھو اور وہ دوسرے کے لئے پوری ہو جاتی ہے۔ اور دیکھو غلام قادر تو وہی ہوتا ہے جو قادر کا غلام اپنے آپ کو ثابت بھی کر دے اور انہیں دنوں میں مجھ کو بھی ایسی ہی خوابیں آتی تھیں پس میں دل میں سمجھتا تھا کہ یہ تعبیر الٹی کرتے ہیں۔ اصل میں اس سے میں مراد ہوں۔ سید عبد القادر جیلانی نے بھی لکھا ہے کہ ایک زمانہ انسان پر ایسا آتا ہے کہ اس کا نام عبد القادر رکھا جاتا ہے۔“

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد ۲)

ہفتم:- بعض خوابوں سے خدا تعالیٰ کی صفات قہر و جلال کا عارفانہ جلوہ نظر آتا ہے اور وہ خالق ارض و سماء کا اقتداری اور خارق عادت نشان ہوتی ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ کے ملفوظات میں اس کی دو نہایت تعجب خیز مثالیں ملتی ہیں فرماتے ہیں:-

(پہلی مثال) ”جب خدا کسی کو گرانا ہی چاہتا ہے تو گردن سے پکڑ کر بھی گرا دیتا ہے۔ اس کے منوانے کے بھی عجیب عجیب رنگ ہیں چنانچہ ایک مسلمان بادشاہ کا ذکر ہے کہ اس نے حضرت امام موسیٰ رضا کو کسی وجہ سے قید کر دیا ہوا تھا خدا کی قدرت ایک رات بادشاہ نے اپنے وزیر اعظم کو نصف رات کے وقت بلوایا اور نہایت سخت تاکید کی کہ جس حالت میں ہو اسی حالت میں آجاؤ حتیٰ کہ لباس بدلنا بھی تم پر حرام ہے وزیر حکم پاتے ہی ننگے سر ننگے بدن فوراً حاضر ہوئے اور اس جلدی اور گھبراہٹ کا باعث دریافت کیا۔ بادشاہ نے اپنا ایک خواب بیان کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ ایک حبشی آیا اور اس نے گنڈاسے کی قسم کے ایک ہتھیار سے مجھے ڈرایا اور دھمکایا ہے اس کی شکل نہایت پرہیبت اور خطرناک ہے اس نے مجھے کہا ہے کہ امام موسیٰ کو ابھی چھوڑ دو ورنہ تمہیں ہلاک کر دوں گا۔ اور نیز ایک ہزار اشرفی دے کر جہاں اس کا جی چاہے رہنے کی اجازت دو۔ سو تم ابھی جاؤ اور امام موسیٰ رضا کو قید سے رہا کر دو چنانچہ وزیر اعظم قیدخانے گئے اور قبل اس کے کہ وہ اپنا عندیہ ظاہر کرتے امام موسیٰ رضا نے کہا پہلے میرے خواب کو پہلے سن لو چنانچہ انہوں نے اپنا خواب یوں بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بشارت دی ہے کہ تم آج ہی قبل اس کے کہ صبح ہو قید سے رہا کئے جاؤ گے۔ غرض یہ بھی خدا تعالیٰ کے اقتداری نشانات تھے۔“

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد ہفتم صفحہ ۱۸۷ الناشر الشرکۃ الاسلامیہ ربوہ)

دوسری مثال:- ”شیخ نظام الدین کا ذکر ہے کہ ایک دفعہ بادشاہ کا سخت عتاب ان پر ہوا اور حکم ہوا کہ ایک ہفتہ تک تم کو سخت سزا دی جائے گی جب وہ دن آیا تو وہ ایک مرید کی ران پر سر رکھ کر سوئے ہوئے تھے اس مرید کو جب بادشاہ کے حکم کا خیال آیا تو وہ رو دیا اور اس کے آنسو شیخ پر گرے جس سے شیخ بیدار ہوا اور پوچھا تو کیوں روتا ہے۔ اس نے اپنا خیال عرض کیا اور کہا کہ آج سزا کا دن ہے شیخ نے کہا کہ تم غم مت کھاؤ ہم کو کوئی سزا نہ ہوگی میں نے ابھی خواب میں دیکھا ہے کہ ایک مارکھنڈ گائے مجھے مارنے کے واسطے آئی ہے میں نے اس کے دونوں سینگ پکڑ کر اس کو نیچے گرا دیا چنانچہ اسی دن بادشاہ سخت بیمار ہوا اور ایسا سخت بیمار ہوا کہ اسی بیماری میں مر گیا۔“

(ملفوظات جلد ۸ صفحہ ۳۷)

مجاہد انڈونیشیا مولانا محمد صادق صاحب کا بیان ہے کہ:-

”جنوب مشرقی ایشیا کی جنگ کے ختم ہونے میں چند ماہ باقی رہ گئے ایک روز ایک شخص ہمارے ایک احمدی دوست کے پاس آیا اور کہا کہ مولوی محمد صادق صاحب کے متعلق فیصلہ ہو چکا ہے کہ جس وقت اتحادی فوجیں سماٹرا جاوا کے ساحل پر چڑھ آئیں گی اسی وقت انکو گرفتار کر لیا جائے گا۔۔۔ یہ خبر سنتے ہی میں نے جماعت کو تحریک کی کہ وہ بیس دن متواتر تہجد کی نماز ادا کریں اور ہر سوموار اور جمعرات کے روزے رکھیں۔۔۔ جب تیسری رات تہجد کی نماز پڑھ کر صبح سے قبل میں تھوڑی دیر کے لئے لیٹ گیا تو مجھے خواب میں بڑے موٹے حروف میں لکھا ہوا دکھائی دیا کہ کتاب دانیال کی پانچویں فصل پڑھو۔۔۔۔ مغرب کی نماز پڑھ کر میں نے بائیبل کا مذکورہ حوالہ پڑھا جس میں بیلشضر بن بخت نصر کے متعلق ذکر ہے اور آخر میں لکھا ہے کہ خدا نے اسے ایک خواب دکھایا جس کے متعلق دانیال نبی نے خدا سے پوچھا اور اس کی تعبیر بیان کی اس خواب کے الفاظ یہ تھے کہ بیلشضر کی حکومت کا خاتمہ قریب آپہنچا ہے خدا نے اسے تولا ۔۔۔ اب اسے ہٹا کر کسی ۔۔۔ کو اس کی جگہ قائم کر دیا جائے گا۔ یہی سبب یہ خواب بعض ہندو اور سکھ دوستوں کے سامنے بیان کی اور بعض چیدہ چیدہ احمدی دوستوں کو بھی بتایا کہ خدا تعالیٰ نے حالات کو اب پلٹا دیا کہ چند ماہ میں ہی حکومت جاپان تباہ ہو گئی دراصل جاپان کی حکومت نے ۱۹۴۵ء ہی کو گزشتہ سال تھی مگر اس نے سماٹرا جاوا میں ۲۲ر اگست کو شائع کیا کہ ہمارے بادشاہ نے رعایا پر شفقت کو نظر کرتے ہوئے انگریز اور امریکہ سے صلح کر لی ہے جس دن یہ خبر شائع ہوا اسی دن میں سردار جوگندر سنگھ صاحب ہری برادرز یادگنگ کی دکان پر گیا وہاں ایک عالم حسن نواد بھی تھے انہوں نے مجھ سے مخاطب ہو کر کہا ”مبارک ہو“ میں نے کہا ”خیر مبارک“ مگر بتائیے تو سہی یہ مبارک کیسی انہوں نے کہا آپ کے متعلق فیصلہ ہو چکا تھا کہ آپ کو ۲۳، ۲۴ر اگست ۱۹۴۵ء کی رات کو سزائے موت دے دی جائے گی مگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو بچا لیا کیونکہ بلیک لسٹ میں آپ کا نام بھی درج ہے۔“ (ریویو آف ریلیجنز اردو جنوری ۱۹۴۷ء صفحہ ۶۶-۶۷)

ہشتم:- عالم رؤیا کے واردات و عجائبات میں ایک خاص بات یہ بھی ہے کہ کشف و الہام کی طرح خوابیں بھی مشترک ہوتی ہیں حضرت مسیح موعودؑ کے عہد مبارک میں اس کی کئی مثالیں ہمیں ملتی ہیں۔ اخبار الحکم ۲۴ر اگست ۱۹۰۷ صفحہ ۱ میں لکھا ہے کہ صبح نماز سے پہلے حضور نے دیکھا کہ ایک بڑا ستارہ ٹوٹا ہے اسی روز حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کو بھی خواب آیا کہ آسمان پر ستارے ٹوٹتے ہیں۔

(تذکرہ طبع سوم صفحہ ۷۲۶)

اسی طرح بدر ۲۷ر اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۱ پر لکھا ہے کہ:-

”رؤیا میں دیکھا ایک سفید کپڑا ہے اس پر کسی نے ایک انگشتری رکھ دی

ہے۔ اس کے بعد الہامات ذیل ہوئے فتح نمایاں' ہماری فتح مسیح صدّ ثقت الموڈ بار انی مع الافواج اتیک بغتۃ۔

"خدا تعالیٰ ہمیشہ انبیاء کی امداد فرشتوں کے ذریعہ کرتا ہے جو لوگوں میں نیکی کی ترغیب پیدا کرتے ہیں اور حق کی طرف راہ دکھاتے ہیں اسی شب صاحبزادہ میاں محمود احمد صاحب نے خواب میں دیکھا کہ حضرت کو انی مع الافواج اتیک بغتۃ الہام ہوا ہے۔ صبح اُٹھ کر ذکر کیا تو معلوم ہوا کہ بے شک یہ الہام ہوا ہے"۔

(تذکرہ طبع سوم صفحہ ۵۲۳)

حضرت مصلح موعودؓ نے تفسیر کبیر سورۃ زلزال صفحہ ۴۲۷ پر یہ واقعہ بڑی شرح و بسط سے تحریر فرمایا ہے جس سے خدا تعالیٰ پر زندہ ایمان اور اس کی صفت تکلم پر زندہ یقین پیدا ہوتا ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ کی تاکیدی نصیحت

بالآخر یہ بتانا از بس ضروری ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام نے اپنی تحریرات اور ملفوظات میں نہایت کثرت، تواتر اور زور کے ساتھ جماعت احمدیہ کو نصیحت فرمائی ہے کہ محض خوابیں کچھ چیز نہیں جب تک کہ انسان خدا کی نگاہ میں پورے تذلّل عاجزی اور نیستی کے ساتھ اس میں فنا ہو کر دوبارہ زندگی حاصل نہ کرے چنانچہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:-

"جب تک کہ انسان کو پوری مقدار معرفت کی اپنی کیفیت اور کثرت کے ساتھ حاصل نہ ہو تب تک یہ خوابیں کچھ شئی نہیں ... خوابوں پر ناز نہ کرو خصوصاً ایسی حالت میں کہ حدیث میں اضغاث احلام اور حدیث النفس کا ذکر موجود ہے یہ کوئی چیز نہیں ... جب تک انسان محض خدا کا نہ ہو جائے یہ کچھ بھی چیز نہیں"۔

(ملفوظات جلد ۹ صفحہ ۱۲۸)

نیز فرمایا:-

"ہماری جماعت کے لوگ یاد رکھیں کہ الہی باتوں سے دل بہلائیں قیامت کے دن خدا ان سے یہ نہیں پوچھے گا کہ تم کو کس قدر الہام ہوئے تھے یا کتنی خوابیں آئی تھیں۔ بلکہ عمل صالح کے متعلق سوال ہوگا کہ کس قدر نیک اعمال تم نے کئے الہام وحی تو خدا کا فعل ہے خدا تعالیٰ کے فضل پر اپنا فخر جاننا اور خوش ہو جانا جاہل کا کام ہے"۔

(ملفوظات جلد ۱۰ صفحہ ۹۲، ۹۳)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے "حقیقۃ الرؤیا" کے آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اسی نصیحت کا فلسفہ بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ:-

"جب تک کسی کو مکالمہ کا خاص درجہ حاصل نہ ہو اور وہ خاص درجہ محدثیت و صدّیقیت یا ماموریت و نبوت کا درجہ ہے اس وقت تک خطرہ ہے کہ ایسا شخص خوابوں اور الہاموں پر فخر کرے عجب کی مرض میں گرفتار ہو جاوے۔ اور اس طرح بجائے ترقی کے الہام اس کو اسفل السافلین میں گرانے کا موجب ہو جاویں"۔

(حقیقۃ الرؤیا طبع اوّل صفحہ ۹)

۲۸ اپریل ۱۹۰۴ء کا ذکر ہے کہ ایک نوجوان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنے کچھ رؤیا اور الہامات سنانے لگے جب وہ سنا چکا تو حضور نے ایسے فرمایا:-

"میں تمہیں نصیحت کے طور پر کہتا ہوں اسے خوب یاد رکھو کہ ان خوابوں اور الہامات پر ہی نہ رہو بلکہ اعمال صالحہ میں لگے رہو بہت سے الہامات اور خواب سبزہ و گھاس کی طرح ہوتے ہیں جو کچھ دنوں کے بعد گر جاتے ہیں اور پھر کچھ باقی نہیں رہتا ... بلعم کتنا بڑا آدمی تھا مستجاب الدعوات تھا اس کو بھی الہام ہوتا تھا۔ لیکن انجام کیا خراب ہوا۔ اللہ تعالیٰ اسے کتے کی مثال دیتا ہے اس لئے انجام کے نیک ہونے کے لئے مجاہدہ اور دعا کرنی چاہیئے اور ہر وقت لرزاں ترساں رہنا چاہیئے ... مومن کی صحیح رؤیا کی تعبیر یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق قائم ہو۔ اس کے اوامر و نواہی اور دعاؤں میں پورا اترے اور ہر مصیبت و ابتلاء میں صادق مخلص ثابت ہو"۔

(ملفوظات جلد ۶ صفحہ ۴۳۵، ۴۳۶)

مبارک ہے وہ شخص جو ان پاک باتوں پر عمل کرتا ہے جو خدا نے بتائیں اور آنحضرت صلعم کے فرزند جلیل کے مبارک ہونٹوں سے نکلیں

واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

صد سالہ احمدیہ جوبلی کے عظیم منصوبے کا روحانی پروگرام

صد سالہ احمدیہ جوبلی کے عالمگیر منصوبہ کی کامیابی کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت کے سامنے نفلی عبادات اور ذکر الٰہی کا ایک خصوصی پروگرام رکھا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے۔

۱۔ جماعت احمدیہ کے قیام پر ایک صدی مکمل ہونے تک ہر ماہ احباب جماعت ایک نفلی روزہ رکھا کریں جس کے لئے ہر قصبہ، شہر یا حلقہ میں مہینہ کے آخری ہفتہ میں کوئی ایک دن مقامی طور پر مقرر کر لیا جائے۔

۲۔ دو نفل روزانہ ادا کئے جائیں جو نماز عشاء کے بعد سے لے کر نماز فجر سے پہلے تک یا نماز ظہر کے بعد ادا کئے جائیں۔

۳۔ کم از کم سات بار روزانہ سورہ فاتحہ کی تلاوت کی جائے اور اس پر غور و تدبر کیا جائے۔

۴۔ تسبیح و تحمید اور درود شریف اور استغفار کا ورد روزانہ ۳۳-۳۳ بار کیا جائے۔

۵۔ مندرجہ ذیل دعائیں روزانہ کم از کم گیارہ بار پڑھی جائیں:-

(۱) رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ۔

(۲) اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ

تسبیح و تحمید: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ

درود شریف:- اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

استغفار:- اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ

دعائے مغفرت

نہایت افسوس کے ساتھ یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ مرزا امیر بیگ صاحب صدر جماعت احمدیہ گونڈہ اس جہان فانی سے رحلت فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن مرحوم بعمر ۶۸ سال بوقت ۸ بجے شام رمضان المبارک کے دوسرے جمعہ کو اس دار فانی سے رخصت ہو گئے۔ مرحوم مستقل مزاج احمدیت کے سچے فدائی اور مخالفوں کے بیچ میں ایک چٹان کی طرح سربلند رہے۔ مرحوم تہجد گزار تھے۔ دعاؤں میں کافی استغراق تھا۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو آمین۔

خاکسار: محمد شفیع صدیقی کانپور

درخواستہائے دعا

(۱) محترمہ ثریا بیگم صاحبہ اہلیہ محترم سید مطیع اللہ صادق صاحب نے لندن سے اپنی۔ اپنے خاوند اور بچوں کی صحت و عافیت نیک اور قابل بننے کے لئے دعا کی درخواست کی ہے۔ موصوفہ نے اعانت بدر میں مبلغ دس روپے اور صدقہ فنڈ میں بھی کچھ رقم ادا کی ہے

خاکسار: محمود احمد عارف نائب ناظر اعلیٰ قادیان

(۲) محترم عبدالعزیز خلیفہ صاحب نیشنل امیر جماعت ہائے احمدیہ کینیڈا نے جماعت کی طرف سے درویش فنڈ میں ایک ہزار ڈالر رقم بھجواتے ہوئے اپنے لئے اور جماعت کی ترقی کے لئے خاص طور پر دعا کی درخواست کی ہے۔

مرزا وسیم احمد (امیر جماعت احمدیہ قادیان)

(۳) خاکسار کی ہمشیرہ محترمہ کا کینیڈا سے خط موصول ہوا ہے کہ حضرت مولوی عطا محمد صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام سابق سیکرٹری بہشتی مقبرہ کی ٹانگ غسل خانہ میں گرنے کی وجہ سے ٹوٹ گئی ہے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ نیز ان کی اہلیہ صاحبہ گذشتہ ماہ فوت ہو گئی تھیں ان کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں۔ خاکسار: قریشی سعید احمد درویش قادیان

تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۷۶ء

قسط نمبر ۱

احمدی بزرگوں کی مالی قربانیاں

از جناب ملک صلاح الدین صاحب ایم اے وکیل المال تحریکِ جدید قادیان

اس عنوان پر تقریر کے آغاز میں یہ ذکر کرنا ازبس ضروری ہے کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۸۸۰ء میں اپنی معرکۃ الآراء اور عظیم الشان تالیف "براہین احمدیہ" سے خصوصی دفاعِ اسلام کا آغاز فرمایا اس سے پہلے ہندوستان میں مسلمانوں کی ایک ہزار سالہ حکومت کا نام و نشان مٹ چکا تھا۔ مزید براں ۱۸۵۷ء میں مسلمانوں کے نفوس اور املاک و اموال پر جو قیامت گذر چکی تھی یہ کسی سے مخفی نہیں ہے۔ مسلمانوں کے پے در پے آلام و مصائب کا شکار ہونے پر ان میں عدیم المثال دینی انحطاط و زوال بھی رونما ہوا۔ اب وہ حد درجہ مایوس بدحال اور دینِ اسلام سے غافل ہو چکے تھے۔

اس زمانہ میں برطانوی حکومت اس نتیجہ پر پہنچ چکی تھی کہ اگر ہندوستان میں سرگرمی سے اشاعتِ مسیحیت کی جاتی تو برطانوی اقتدار کے خلاف ۱۸۵۷ء جیسی شورش کبھی پیدا نہ ہوتی۔ چنانچہ حکومت کے کامل تعاون کے ساتھ ہمارے ملک میں اشاعتِ مسیحیت کا کام پورے جوش سے شروع کیا گیا اور اس کے خاص مراکز پنجاب میں قائم کئے گئے نتیجۃً لاکھوں مسلمان حتیٰ کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسل کہلانے والے بعض افراد نے بھی اسلام کو الوداع کہہ کر آغوشِ عیسائیت میں پناہ لی اور معاندین اسلام میں شمولیت اختیار کر کے صفوفِ اسلام میں مزید انتشار پیدا کرنے میں مصروف ہو گئے۔ یہ حالات تھے جن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام دفاعِ اسلام کے لئے یکہ و تنہا کھڑے ہوئے لیکن تائید ربانی سے آپ کی مساعی نتیج و کامرانی سے ہمکنار ہوئیں۔ احمدیت کا جو ننھا بیج بو دیا گیا تھا۔ غیر معمولی اور مسلسل طوفانِ مزاحمت کے باوجود اب ایک ایسے تناور درخت کی شکل اختیار کر چکا ہے جس کے سایہ تلے ایک کروڑ نفوس بسیرا کر رہے ہیں اور جن کی تعداد لمحہ بہ لمحہ فزوں تر ہو رہی ہے اور جن کے پائے ثبات کو ۱۹۷۴ء کی متعدد اقوام کی سازش کے زلازل ذرہ بھر بھی متزلزل نہ کر پائے۔

حضورؑ نے اسلام کا حال زار کیا دیکھا آپ اس بارہ میں فرماتے ہیں:۔

؎ بیکس شد دینِ احمد ہیچ خویش و یار نیست
ہر کسے در کارِ خود با دینِ احمد کار نیست
ہر طرف سیلِ ضلالت صد ہزاراں تن ربود
حیف بر چشمے کہ اکنوں نیز ہم تشنید نیست
آنچہ برما می رود از غم کہ داند جز خدا
زہر مے نوشیم لیک زہرۂ گفتار نیست

یعنی۔ احمد صلی اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا دین ایسا بے کس ہو چکا ہے کہ کوئی بھی تو اس کا اپنا اور اس کا حامی نہیں رہ گیا۔ ہر شخص اپنے کام میں مصروف ہے۔ اور دینِ احمدؐ کے ساتھ کسی کو واسطہ نہ رہا سیلِ ضلالت لاکھوں لوگوں کو بہا کر لے جا چکا ہے افسوس اس آنکھ پر جو پھر بھی بیدار و ہوشیار نہیں ہوئی۔ جو باعث غم ہم پر گذرتی ہے اسے اللہ تعالیٰ کے سوا بھلا کون جان سکتا ہے؟ ہم زہر کے گھونٹ پیتے ہیں لیکن کچھ بھی کہنے کی طاقت نہیں پاتے۔

نیز فرماتے ہیں:۔ ؎

مے سزد گر خوں ببارد دیدۂ ہر اہلِ دیں
بر پریشاں حالیٔ اسلام و قحط المسلمین
دینِ حق را گردشے آمد صعبناک و سہمگیں
سخت شورے اوفتاد اندر جہاں از کفر و کیں
تیر بر معصوم مے بارد خبیثے بدگہر
آسماں را مے سزد گر سنگ بارد بر زمیں
پیشِ چشمانِ شما اسلام در خاک اوفتاد
چیست عذرے پیشِ حق اے مجمع المتنعمیں
ہر طرف کفر است جوشاں ہمچو افواجِ یزید
دینِ حق بیمار و بے کس ہمچو زین العابدیں

کہ اسلام کی پریشان حالی اور قحط المسلمین پر ہر دیندار کی آنکھ کے لئے خون کے آنسو بہانا مناسب ہے دینِ حق اسلام نہایت خوفناک اور پُر خطر گردش میں آن پھنسا ہے۔ اور بباعث کفر و عداوت دنیا میں سخت شور برپا ہے۔ بد اصل انسان (حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جیسی معصوم ذات پر تیر اندازی کرتا ہے آسمان کے لئے سزاوار ہے کہ زمین پر سنگ باری کرے تا ایسی نابکار نسلِ انسانی صفحۂ ہستی سے معدوم ہو جائے) اے آسودہ حال لوگو! اسلام تمہاری آنکھوں کے سامنے بلندی سے خاک میں جا گرا ہے اور تم نے اسے ایسی حالت سے بچانے کے لئے کچھ بھی نہیں کیا۔ بتاؤ تو سہی کہ تم بارگاہ الٰہی میں اپنی بریت کے لئے کیا عذر پیش کرو گے؟ ہر طرف کفر کا جوش و خروش کا ایسا ہی رنگ ہے جیسا یزید کی افواج کا تھا اور دینِ حق حضرت امام زین العابدینؑ کی طرح بیمار و بیکس پڑا ہے۔

مدعیانِ اسلام کا یہ حال آپ بیان فرماتے ہیں ؎

ہر کجا مجلس فسق است ایشاں صدر نشیں
ہر کجا ہست از معاصی حلقہ ایشاں نگیں

کہ جہاں بھی مجلسِ فسق و فجور منعقد ہو گی تو یہ مدعیانِ اسلام ہی اس کے صدر ہوں گے۔ اور جہاں بھی گناہ گاروں کا حلقہ قائم ہوتا ہے تو یہ اس میں نگینہ کی طرح ممتاز نظر آتے ہیں۔

آپ اس تمنا کا اظہار کرتے ہیں کہ دینِ اسلام مظفر و منصور ہو اور یہ بھی یقین رکھتے ہیں کہ آپ کی یہ تمنا بر آئے گی۔ چنانچہ فرماتے ہیں:۔

یا الٰہی باز کے آید زِ تو وقتِ مدد
باز کے بینم آں فرخندہ ایام سعید
ایں دو فکرِ دینِ احمد مغزِ جانم گداخت
کثرتِ اعدائے ملت قلتِ انصارِ دیں
چوں مرا بخشیدۂ صدق اندریں سوز و گداز
نیست امیدم کہ ناکامم بمیرانی دریں
کار و بارِ صادقاں ہرگز نماند ناتمام
صادقاں را دستِ حق باشد نہاں در آستیں
(فتح اسلام)

کہ اے الٰہی! تیری طرف سے وہ عظیم مدد کا وقت کب آئے گا اور (اسلام کے دورِ اوّل کے سے) با برکت ماہ و سال ہمیں دیکھنے کب نصیب ہوں گے؟ میری جان کا مغز تو ان دو فکروں کی وجہ سے گھل چکا ہے کہ ملتِ اسلام کے دشمنوں کی تعداد کثیر ہے۔ اور انصارِ دین کی قلیل۔

اسلام کے ایسے نرغے میں آنے پر بھی علماء کی بے دردی کا یہ عالم تھا کہ حضورؑ جیسے دفاعِ اسلام کرنے والے بطلِ جلیل کی مخالفت پر وہ کمربستہ ہو گئے چنانچہ بالکل ابتدائی سالوں میں علماء امرتسر و لدھیانہ نے دیوبند وغیرہ سے فتویٰ تکفیر حاصل کرنے کی کوشش کی۔

(رسالہ اشاعۃ السنہ جلد ۷ نمبر ۶ صفحہ ۱۷۵)

اور بعد میں کئی صد علماء نے تکفیر کا فتویٰ دے کر گویا اپنے خیال میں ایک عظیم خدمتِ اسلام سر انجام دی اس وقت ایسے افراد نے جن کے قلوب ہمدردی اسلام سے معمور تھے حضورؑ کی کتاب "براہین احمدیہ" کو اسلام کی مدافعت کے لئے نہایت مفید اور بے مثال پایا تھا مثلاً مشہور گدی نشین صوفی احمد جان صاحب لدھیانوی (ان کے ہزاروں مرید ہندوستان بھر میں تھے اور ان کو "مسیحائے دوراں" وغیرہ کے خطابات سے یاد کیا جاتا تھا) انہوں نے اس کتاب کے بارے میں ایک تبصرہ شائع کیا جس میں یہ بھی رقم فرمایا ؎

ہم مریضوں کی ہے تمہیں پہ نگاہ
تم مسیحا بنو خدا کے لئے (نانوانت قادیان)

علماء اسلام کے بعد مسلم طبقہ امراء و رؤساء کا حال دیکھئے کہ وہ کیسے مرعوب یا غیر ہمدرد نکلے حضورؑ نے ان کو اشتہار و خطوط کے ذریعہ توجہ دلائی اور اس کتاب کے پہلے حصہ کی ڈیڑھ صد کاپیاں ان کو بھجوائیں تا کہ اگر وہ خریداری قبول کر کے پیشگی قیمت دے دیں تو مکمل کتاب چھپوانے کا انتظام کیا جا سکے اور ہدیہ کتاب اصل لاگت پچیس روپے کی بجائے صرف دس روپے رکھا گیا۔ چھ صاحب خدا ترس رؤساء کے سوا سب نے حد درجہ سرد مہری کا رویہ اختیار کیا۔ چنانچہ نواب صدیق حسن خان جنہوں نے بھوپال ریاست کی والیہ سے شادی کر لی تھی اور فرقہ اہلحدیث میں وہ اتنے بڑے خادم اسلام یقین کئے جاتے تھے کہ ان کو مجدد وقت قرار دیا جاتا تھا انہوں نے پہلے تو پندرہ بیس جلدوں کی خریداری قبول کرنے پر آمادگی کا اظہار کیا لیکن پھر جواب دیا کہ

"دینی مباحثات کی کتابوں کا خریدنا یا انہیں مدد دینا خلافِ منشاءِ گورنمنٹ انگریزی ہے"۔

اس پر نواب صاحب نے اکتفاء نہ کرتے ہوئے کتاب کا پیکٹ وصول کرنے پر اسے چاک کر کے واپس بھیج دیا جس سے حضورؑ کو سخت قلبی اذیت پہنچی۔ اور آپؑ نے کتاب کے حصہ چہارم میں تحریر فرمایا:۔

"ہم بھی نواب صاحب کو اُمیدگاہ نہیں بناتے بلکہ اُمیدگاہ خداوند کریم ہی ہے اور وہی کافی ہے (خدا کرے گورنمنٹ انگریزی نواب صاحب پر بہت راضی رہے)"

نواب صاحب سے منجانب اللہ عبرتناک سلوک ہوا وہ نوابی کے عہدہ سے معزول کئے گئے اور بہت دکھ اٹھا کر اس دنیا سے کوچ کر گئے۔

حضور کا توکل اللہ تعالیٰ پر ہی تھا البتہ سُنّتِ ماموریں کے مطابق آپ مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہِ کی صدا بلند کرتے تھے آپؑ تحریر فرماتے ہیں:۔

"اگر کوئی مدد نہیں کریگا یا کم توجہی سے پیش آئے گا حقیقت میں وہ آپ ہی ایک سعادتِ عظمیٰ سے محروم رہ جائے گا۔ اور خدا کے کام رک نہیں سکتے اور نہ کبھی رُکے جن باتوں کو قادرِ مطلق چاہتا ہے وہ کسی کی کم توجہی سے ملتوی نہیں رہ سکتے"۔

(سرورق براہین احمدیہ جلد سوم)

چنانچہ جوں جوں کاروانِ احمدیت آگے قدم بڑھاتا گیا اس کی ترقی اور تیز رفتاری کے سبب ہر سالارِ قافلہ کے منصوبوں کی تکمیل کے لئے مالی ضروریات بھی افزوں تر ہوتی گئیں۔ کیونکہ دنیا بھر کے قلوب کو حلقۂ احمدیت یا حقیقی اسلام میں لانا اور ان کے قلوب کی تطہیر کرنا بہت بھاری کام ہے سلسلہ احمدیہ کی تاریخ اس پر شاہد ناطق ہے کہ سال کے ساتھ جماعت کی تعداد میں اور ان کے اموال میں اور ان کے جذبۂ انفاق فی سبیل اللہ میں حیرت انگیز اضافہ ہوتا چلا گیا۔ ہر منصوبہ کامیاب ہوا۔ اور اس کے بہترین نتائج برآمد ہوئے۔

(۱) "فتح اسلام" میں مالی تحریک

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے رسالہ "فتح اسلام" کے ذریعہ سمجھایا کہ غلبۂ دینِ اسلام اور استیصالِ فتنۂ دجّال کے لئے اللہ تعالیٰ نے میرے سلسلہ کو قائم کیا ہے جس کے لئے تالیف و تصنیف اور اشتہارات اردو و انگریزی کے طریق جاری کئے ہیں بارہ ہزار مخالفین کے سرگروہوں کے نام اشتہارات رجسٹری کئے گئے۔ ہندوستان کے کسی پادری کو نہیں چھوڑا گیا۔ اتمامِ حجت کے لئے تمام کو یہ اشتہارات رجسٹری کئے گئے۔ علاوہ ازیں طالبانِ حق میرے پاس آتے ہیں۔ چنانچہ گزشتہ سات سالوں میں ساٹھ ہزار سے زیادہ مہمان آئے حسبِ مراتب ان کی مہمان نوازی پر بھاری اخراجات کئے جاتے ہیں پھر طالبانِ حق و مخالفین کے نوّے ہزار خطوط کا اس عرصہ میں جواب دیا گیا اور بیعت لینے کا طریق بھی جاری کیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے مجھے بشارت دی ہے کہ جو شخص میرے ہاتھ میں ہاتھ دے گا وہ میرے ہاتھ میں نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہاتھ دیتا ہے اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو طوفانِ ضلالت میں غرق ہونے سے نجات دے گا۔ اور میرے سچے پیرو قیامت تک رہیں گے۔ اور ہمیشہ منکرین پر غالب رہیں گے

نیز فرمایا کہ یہ تمام کام مالی وسائل چاہتے ہیں اور ضروری ہے کہ ہماری تصنیفات جلد روحانی بیماروں کے پاس پہنچیں ورنہ ممکن ہے کہ خریداروں کی "انتظارِ دراز کے زمانہ میں ہم آپ ہی اس دنیا سے رخصت ہو جائیں اور کتابیں صندوقوں میں بند کی بند رہیں"۔ اور چند سال کا کام صدہا برسوں پر جا پڑے سلسلۂ تصنیف کے بارے میں حضورؑ نہایت درد کے ساتھ تحریر فرماتے ہیں:۔

"اے ملکِ ہند! کیا تجھ میں کوئی اب با ہمت امیر نہیں کہ اگر اور نہیں تو اس شاخ کے اخراجات کا متحمل ہو سکے... اے خدا وند خدا! تو آپ ان دلوں کو جگا... دیکھو مومن کا لقمہ پاتا سنبھل نہیں سو اے لوگو! اگر تم میں وہ راستی کی روح ہے جو مومنوں کو دی جاتی ہے تو اس میری دعوت کو سرسری نگاہ سے مت دیکھو... خدا تعالیٰ کی مہربانی آسمان پر دیکھ رہا ہے کہ تم اس پیغام کو سستی کر کے جواب دیتے ہو"۔

نیز فرماتے ہیں:۔

"اس زمانہ کا حصنِ حصین میں ہوں۔ جو مجھ میں داخل ہوتا ہے وہ چوروں اور قزاقوں اور درندوں سے اپنی جان بچائے گا۔ مگر جو شخص میری دیواروں سے دور رہنا چاہتا ہے۔ ہر طرف اس کو موت درپیش ہے"۔

اس رسالہ میں خدمتِ دین کے لئے مال خرچ کرنے والوں میں اوّل نمبر پہ حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ کا (جو بعد میں خلیفہ اوّل ہوئے) ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"... میں... شکر ادا کرنے سے بغیر نہیں رہ سکتا کہ... خدا تعالیٰ نے اپنے خاص احسان سے یہ صدق سے بھری ہوئی روحیں مجھے عطا کی ہیں سب سے پہلے میں اپنے ایک روحانی بھائی کا ذکر کرنے کے لئے دل میں جوش پاتا ہوں جن کا نام اُن کے نورِ اخلاص کی طرح نورالدین ہے۔ میں ان کی بعض دینی خدمتوں کو جو اپنے مالِ حلال کے خرچ سے اعلاءِ کلمۂ اسلام کے لئے وہ کرتے ہیں ہمیشہ حسرت کی نظر سے دیکھتا ہوں کہ کاش وہ خدمتیں مجھ سے بھی ادا ہو سکتیں وہ اپنے تمام زور اور تمام اسبابِ مقدرت کے ساتھ... ہر وقت اللہ رسولؐ کی اطاعت کے لئے مستعد کھڑے ہیں ... اگر میں اجازت دیتا تو وہ سب کچھ اس راہ فدا... کرتے ... لیکن میں نہایت در خبر کی سے رہتی ہے کہ ایسے جانثار میرے فوق الطاقت بوجھ ڈالے جائیں"۔

دوسرے نمبر پر حضرت حکیم مولوی فضل دین صاحب بھیروی جیسے "سچے خیر خواہ" کے بارے میں حضورؑ فرماتے ہیں کہ انہوں نے اشتہارات کے سلسلہ میں ایک سو روپیہ دیا اور کئی سو روپیہ پوشیدہ طور پر اس راہ میں دے چکے ہیں۔

اسی رسالہ میں حضرت مرزا عظیم بیگ صاحب سامانوی کے متعلق حضورؑ تحریر فرماتے ہیں:۔

"اگرچہ وہ بہت قلیل البضاعت آدمی تھے مگر ان کی نگاہ میں دینی خدمتوں کے محل پر جو ہمیشہ کرتے رہتے خاک سے زیادہ مال بے قدر تھا... اُن کے دیکھنے سے طبیعت ایسی خوش ہو جاتی تھی۔ جیسے ایک پھولوں اور پھلوں سے بھرے ہوئے باغ کو دیکھ کر طبیعت خوش ہوتی ہے"۔ "جب تک ہم زندہ رہیں گے ان کی مفارقت کا غم ہمیں کبھی نہیں بھولے گا"۔

(باقی)

اخبار قادیان

مورخہ ۲۴ ستمبر ۷۷ء کو دو ماہ کی موسمی تعطیلات کے بعد مدرسہ احمدیہ کھل گیا۔ جو طلباء تا حال نہیں پہنچے ان کو جلد قادیان پہنچ جانا چاہیئے۔

★ — مکرم ناصر احمد صاحب امینی آف لنڈن مع اپنی بہن نسرین (مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی کے بھتیجے) مورخہ ۲۰ کو زیارتِ مقاماتِ مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لائے۔ اور مورخہ ۲۱ کو واپس تشریف لے گئے

★ — مکرم چوہدری محمد خضر صاحب باجوہ درویش جن کو گذشتہ دنوں بیٹا میں خون آنے کی تکلیف ہو گئی تھی تا حال امرتسر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب ان کی صحتِ کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

★ — عزیزم ممتاز احمد صاحب ابن مکرم غلام حسین صاحب درویش کو گذشتہ دنوں اعصابی عارضہ لاحق ہو گیا اس کے بعد بخار ہو گیا احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں — اس کے علاوہ بھی بعض درویش بچے بچیاں موسمی بخار سے بیمار ہیں سب کی صحتِ کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواستِ دعا: برادرم مکرم فضل احمد صاحب ابن مکرم بشیر محمد خان صاحب آف دہلی امسال ایم اے فرسٹ ائیر کا امتحان دینے والے ہیں۔ ان کی نمایاں کامیابی کے لئے تمام احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: منیر احمد خادم قادیان

مختلف جماعتوں میں رمضان المبارک کے بابرکت ایام

حیدرآباد

ماہ رمضان کے دوران جماعتی طور پر حیدرآباد میں روزانہ عصر کی نماز کے بعد قرآن مجید کا درس مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس دیتے رہے۔ عشاء کی نماز کے بعد نماز تراویح کا دو جگہ انتظام رہا احمدیہ جوبلی ہال اور احمدیہ مسجد میں۔ بعد نماز تراویح ہر روز احادیث اور سیرت المہدی کا درس مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس دیتے رہے۔ بعد نماز عصر درس القرآن کے بعد ہر اتوار کو تمثیلی رنگ میں اور ۲۹ رمضان کو خصوصی طور پر اجتماعی دعا کا پروگرام رہا۔ اس موقعہ پر احباب کی سہولت کے لئے بعض دوستوں کی مخلصانہ پیشکش سے حاضر الوقت دوستوں کے افطار کا بھی انتظام کیا جاتا رہا جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ اس کے علاوہ احمدیہ جوبلی ہال میں جہاں مقامی جماعت نماز جمعہ بھی ادا کیا کرتے ہیں) دو دوستوں کو مسنون طریق پر اعتکاف کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اللہ تعالیٰ سب کی دعائیں اور عبادات قبول فرمائے آمین

خاکسار: محمد صادق سیکرٹری تبلیغ جماعت حیدرآباد

مدراس

مدراس میں تین سنٹروں میں میلاپور۔ کوڈمبیکم۔ اور لینٹ تھامس ماؤنٹ میں مکرم عبد المجید صاحب اور کوڈمبیکم میں خاکسار کو نماز تراویح پڑھانے کی سعادت حاصل ہوئی کوڈمبیکم میں روزانہ بعد نماز تراویح قرآن کریم اور حدیث شریف کا درس خاکسار دیتا رہا۔ ہر اتوار کو شام کو ۵ بجے تا مغرب مختلف مرکزوں میں قرآن کریم کا درس دینے کا اہتمام کیا چنانچہ مورخہ ۲۱، ۲۸ اگست ۴، ۱۱ ستمبر بروز اتوار شام کو علی الترتیب مکرم محمد احمد اللہ صاحب سیکرٹری تبلیغ، مکرم حسن ابراہیم صاحب سیکرٹری امور عامہ، مکرم جمال الدین صاحب ولد مولوی کمال الدین صاحب مرحوم اور مکرم محی الدین صاحب کے مکانوں کے باہر گراؤنڈوں میں اجتماعی درس القرآن منعقد ہوا۔

پچھلے کئی سالوں سے مکرم محمد رفیق صاحب کے مکان کے وسیع ہال میں نماز جمعہ اور عیدین وغیرہ ہم پڑھتے رہے لیکن پچھلے سال سے جماعت کی کثرت کے پیش نظر یہ دونوں ہال باوجود ان کی وسعت کے بہت تنگ محسوس کئے جا رہے تھے۔ نماز عید الفطر اس دفعہ مکرم مولوی کمال الدین صاحب مرحوم کے بنگلہ کے باہر گراؤنڈ میں پڑھی گئی خاکسار نے نماز عید کے بعد سیدنا حضرت مصلح موعود کا ایک روح پرور خطبہ عید الفطر سنایا اس کے بعد پورے خطبہ کا تامل میں ترجمہ بھی پڑھ کر سنایا۔ اجتماعی دعا کے بعد احباب باہم معانقہ و مصافحہ کرتے ہوئے ایک دوسرے کو عید مبارک دیتے رہے۔

خاکسار: محمد عمر مبلغ سلسلہ احمدیہ مدراس

شاہجہانپور

شاہجہانپور میں بعد نماز عشاء تراویح اور بعد نماز ظہر درس القرآن کے فرائض خاکسار انجام دیتا رہا اور خاکسار کی عدم موجودگی میں محترم محمد شفیق صاحب قریشی صدر جماعت یہ فرائض انجام دیتے رہے ۲۹ ویں روزہ کو بعد نماز عصر اجتماعی دعا ہوئی۔ یہ جملہ پروگرام احمدی اینڈ کو میں انجام پاتے رہے۔ عید الفطر کی نماز احمدیہ دار التبلیغ شاہجہانپور میں ۱۷ ستمبر بروز جمعہ ادا کی گئی۔ اللہ تعالیٰ سب کی دعائیں قبول فرمائے آمین۔

خاکسار: عبد الحق فضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مدراس

شموگہ

شموگہ میں رمضان المبارک کے دوران فجر کی نماز کے بعد ½ گھنٹہ احمدیہ مسجد میں اور عصر تا مغرب پونے دو گھنٹے روزانہ ایک احمدی کے گھر پر قرآن کریم کا درس ایک سپارے کا ترجمہ اور کسی قدر تفسیر کے ساتھ سناتا رہا۔

نماز تراویح احمدیہ مسجد میں ہوتی رہی۔ بعدہٗ خاکسار نصف گھنٹہ حدیث "حدیقۃ الصالحین" کا درس دیتا رہا۔ نماز تراویح اور درس حدیث سے فارغ ہو کر روزانہ خدام ایک خادم کے گھر میں جاتے وہاں پر خدام کو حضرت مصلح موعود کے ارشادات سناتے جاتے اس کے بعد اس خادم کی طرف سے فلاکی چائے اور فروٹ وغیرہ سے تواضع کی جاتی بعد دعا یہ بابرکت مجلس برخواست ہوتی۔ ۲۹ رمضان المبارک کو احمدیہ مسجد میں عصر کی نماز کے بعد قرآن کریم کا درس ختم ہوا اور دعاؤں کے اعلان کرنے کے بعد اجتماعی دعا ہوئی مورخہ ۱۷ ستمبر کو عید کی نماز ادا کی گئی جس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ عید الفطر کا سنایا گیا۔

اللہ تعالیٰ جماعت کے تمام احباب کے خلوص و محبت میں برکت دے۔ اور دینی و دنیوی ہر دو میدانوں میں ترقیات سے نوازے آمین۔

خاکسار: نعیم احمد مبلغ شموگہ (کرناٹک)

بھدرواہ

خاکسار کو اس بابرکت ماہ میں نماز تراویح پڑھانے کی سعادت نصیب ہوئی اس بابرکت ماہ میں قرآن مجید کی کلاس دن میں تین دفعہ لگتی رہی صبح بعد نماز فجر خدام قرآن شریف کی کلاس میں حاضر ہوتے۔ بعد نماز ظہر لجنہ اماء اللہ میں سے چند لڑکیاں قرآن کریم پڑھنے کے لیے آتی رہیں جن کو بروایت پورہ قرآن پڑھایا جاتا بعد نماز عصر بچے اور بچیاں کثیر تعداد میں آتے ہیں انہیں قرآن کریم کے ساتھ دینی معلومات بھی سکھائی جاتی ہیں مکرم ماسٹر رحمت اللہ صاحب بھی بچوں کی تعلیم میں مدد دیتے ہیں اس ماہ میں خدام نے ہر اتوار کو ایک تربیتی اجلاس بھی منعقد کیا صبح بعد نماز فجر حدیث بخاری شریف کا درس ہوتا رہا۔ یہاں چونکہ اکثر احباب تجارت پیشہ ہیں جس کی وجہ سے دن کو قرآن کریم کا درس نہیں ہوتا ہے البتہ بعد نماز عشاء ملفوظات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس ہوتا رہا۔ خاکسار روزانہ صبح ٹھیک پونے تین بجے تمام احباب کو بذریعہ لاؤڈ اسپیکر جگاتا رہا۔ اللہ تعالیٰ سب کی دعائیں قبول فرمائے آمین

خاکسار: محمد یوسف انور مبلغ سلسلہ احمدیہ بھدرواہ

کٹک

رمضان المبارک کے دوران جماعت احمدیہ کٹک احمدیہ دار التبلیغ میں رات کے ۸ بجے درس قرآن مجید ہوتا رہا۔ درس کے بعد نماز تراویح پڑھی جاتی رہی اسی طرح نماز فجر کے بعد ماہ صیام میں حدیث کا بھی درس دیا گیا۔

دار التبلیغ کے علاوہ O.M.P لائن میں جہاں کیرنگ۔ کرڈاپلی۔ بنگال کے احمدی ملازم ہیں اور اپنی اپنی فیملی کے ساتھ مقیم ہیں مکرم عبد الصمد خانصاحب جمعدار کے گھر میں نماز تراویح ہوتی رہی۔ تراویح سے قبل سیرت النبیؐ کتاب کا روزانہ درس بھی ہوتا رہا اسی طرح مکرم سید ابو صالح صاحب صدر جماعت اور مکرم سید عبد القدیر صاحب کے گھر میں بھی نماز تراویح باجماعت ہوتی رہی۔

O.M.P لائن کے احباب کی خواہش پر ماہ صیام میں خاکسار ان کے پاس جاتا رہا۔ اور دو مرتبہ تربیتی جلسہ اور ایک مرتبہ قرآن کا درس دیا۔ تینوں بار مکرم عبد الصمد خانصاحب کے گھر میں جلسہ اور درس کا انتظام کیا گیا۔ چند غیر احمدی بھی درس سننے آئے اور متأثر ہوئے آخر میں انہوں نے احمدیت کے متعلق بعض سوالات کئے جن کا جواب احسن رنگ میں دیا گیا۔

مورخہ ۱۶/۹ کو وقت مقررہ پر احمدیہ دار التبلیغ میں نماز عید کا دوگانہ ادا کیا گیا عید کی نماز کے بعد خاکسار نے خطبہ دیا بعدہٗ دعا یہ تقریب بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔ خدا تعالیٰ ہم کو مقبول خدمات کی توفیق دے آمین۔

خاکسار: شیخ عبد الحلیم مبلغ کٹک

درخواست دعا

میرے والد محترم مکرم محمد عبد الرحیم صاحب دیودرگ کی صحت کاملہ اور ہر دو بھائیوں جو ایم کام اور بی کام سیکنڈ ائیر کے امتحان میں شریک ہوئے ہیں کامیابی کے لیے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔ خاکسار: محمد ظفر احمد بی کام حیدرآباد

اذکروا موتاکم بالخیر

ماریشس کے مخلص بھائی مقبول سوکیہ صاحب کی یاد میں

۸ ر تبوک ۱۳۵۶ ہش "اخبار بدر میں" ماریشس کے ایک مخلص اور ہونہار بھائی مقبول سوکیہ صاحب کی وفات کی اندوہناک خبر پڑھ کر دلی صدمہ ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم سے میری پہلی ملاقات دسمبر ۱۹۷۵ء میں دہلی میں ہوئی جبکہ وہ قادیان کے سالانہ بابرکت اجتماع میں شرکت کے لئے ماریشس سے بمبئی اور بمبئی سے دہلی وارد ہوئے اور چند دن ان کا قیام دہلی میں بھی رہا۔ یہاں آنے سے قبل جماعت احمدیہ ماریشس کا سالانہ جلسہ منعقد ہوا تھا جس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق قادیان سے حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے بھی شرکت فرمائی تھی۔ مرحوم کی باتوں سے معلوم ہوتا تھا کہ انہوں نے اس جلسہ میں نمایاں حصہ لیا تھا اور وہ اپنے سالانہ جلسہ کی کامیابی پر بہت خوش تھے بالخصوص حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی ذات سے بہت متاثر تھے۔

مرحوم احمدیت کے لئے اخلاص، خلافت کے ساتھ فدائیت کا تعلق رکھتے تھے۔ اور تبلیغ کے لئے ایک خاص جذبہ رکھتے تھے۔

دہلی میں بعض تبلیغی مواقع پر ان کی زبان سے ایک ایمان افزا بات سن کر ایمان کو تازگی ہوتی تھی۔ غالباً یہ بات انہوں نے جلسہ سالانہ قادیان کی مختصر تقریر میں بھی بیان کی تھی۔ وہ بڑے وجد آفریں انداز میں یہ بتاتے تھے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔" سرزمین ماریشس میں احمدی مبلغین کے ورود اور جماعت احمدیہ کے قیام سے پورا ہوا۔ کیونکہ ماریشس میں بھی ایک مقام ہے۔ جسے زمین کا کنارہ کہا جاتا ہے اور پھر یہ بتاتے کہ اس سال جب جلسہ سالانہ ماریشس میں شرکت کے لئے ابنائے فارس کا ایک فرد مہدی آخر زمان کے نبیرہ صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ماریشس تشریف لائے تو آپ اس مقام پر بھی گئے۔ جو زمین کا کنارہ کہلاتا ہے۔ اور ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ نہ صرف مہدی زمان کی تبلیغ زمین کے کناروں تک پہنچی بلکہ حضور کی مقدس نسل کا ایک فرد بھی اس مقام پر پہنچا۔ اور اس طرح حضور کا یہ الہام نہایت آب وتاب سے پورا ہوا۔

جیسا کہ میں نے اوپر ذکر کیا مرحوم میں تبلیغ کا خاص جذبہ تھا اور کسی تبلیغی موقع کو وہ ہاتھ سے نہیں جانے دیتے تھے۔ وکیل ہوٹل جامع مسجد میں ان کا قیام تھا۔ وہاں متعدد تبلیغی مذاکرات ان کے غیر احمدیوں سے ہوئے۔ ایک دفعہ خاکسار کی موجودگی میں ایک تبلیغی مذاکرہ شروع ہوا۔ کسی نے کہا قادیانی غیر مسلم ہیں تو آپ نے کہا کہ کسی غیر مسلم کا ایسا الہام بتاؤ جیسا کہ حضرت مسیح موعود کو ہوا کہ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔" میں اس الہام کی صداقت کا زندہ گواہ ہوں۔ سرزمین ماریشس سے آیا ہوں جو زمین کا کنارہ ہے اور خدا کے فضل سے احمدی ہوں۔ اسی طرح دوران تبلیغ وہ یہ بھی تذکرہ کرتے کہ امسال ۷۰ء پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفائے کرام کے فوٹو اور حضور کے پوتے صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کو لاکھوں انسانوں نے دیکھا۔ اور اس سارے علاقہ میں اور اس سارے علاقہ میں تبلیغ اسلام و احمدیت وسیع پیمانہ پر ہوئی۔ جلسہ سالانہ ۱۹۷۵ء کے موقع پر خاکسار کی تقریر "موعود اقوام عالم" کے موضوع پر تھی۔ اس تقریر میں ہندو لٹریچر سے متعلق آنے والے کرشن ثانی کے بارہ میں متعدد حوالہ جات تھے جلسہ کے ختم ہونے پر میرے پاس آئے معانقہ کرتے ہوئے مبارکباد دی اور کہا کہ آپ کی یہ تقریر ماریشس میں بھی ہونی چاہیئے۔ آپ دعا کریں اللہ تعالیٰ ہمیں آپ کو ماریشس کے جلسہ میں بلانے کی توفیق دے۔

احمدیت کے جانباز سپاہی۔ خلافت کے فدائی۔ اور ہمارے ملی بھائی نوجوانی میں جلد ہم سے جدا ہو گیا اور تیری یادیں ایک یادگار بن کر رہ گئیں۔ سچ ہے

انما المرء حدیث بعدہٗ — فکن حدیثاً حسناً لمن وعیٰ

ترجمہ:۔ مرنے کے بعد انسان کا تذکرہ ہی رہ جاتا ہے اس لئے تو پیچھے یاد کرنے والوں کے لئے اچھی یاد بن۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحوم کو اپنی سایۂ عاطفت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین۔ خاکسار:۔ بشیر احمد دہلوی ؛

عشرہ وقف جدید

مورخہ ۷ ر اخاء (اکتوبر) تا ۱۶ ر اخاء (اکتوبر) ۱۳۵۶ ہش ۱۹۷۷ء

احباب کرام! وقف جدید کی اہمیت کے بارے میں خلفاء کرام کے ارشادات اس اعلان کے آخر پر درج کئے جا رہے ہیں اس کی اہمیت خصوصاً طبقہ نسواں اور نئی پود پر واضح کرنے کے لئے اور اس کام کو ترقی دینے کے لئے مورخہ ۷ ر اکتوبر تا ۱۶ ر اکتوبر عشرہ وقف جدید منایا جائے گا۔

حسب ضرورت ایک سے زیادہ دفعہ جلسہ کر کے عہدیداران مرد وزن طفل وکلاں کو اس تحریک میں شامل کرنے کی بھرپور کوشش کریں۔ نیز گذشتہ سالوں کے بقایا کی وصولی کے ساتھ ساتھ سال حال ۱۹۷۷ء کے وعدوں کی وصولی۔ اور ۱۹۷۸ء کے وعدے اضافہ کے ساتھ حاصل کئے جائیں۔

اُمید ہے کہ مبلغین ومعلمین و لجنات اماء اللہ اور مجالس انصار اللہ و خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ و ناصرات الاحمدیہ کے عہدیداران تعاون فرمائیں گے۔ اور احباب کے سامنے خلفاء کرام کے ارشادات پیش کریں گے۔

بعد اختتام عشرہ جماعتیں دفتر ہذا کو اپنی کارگزاری سے مطلع فرمائیں

سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ نے فرمایا ہے کہ:۔

"جو وعدے اس تحریک میں آرہے ہیں ان سے پتہ لگتا ہے کہ شاید چھ روپے سالانہ انتہائی حد ہے۔ مگر یہ بات غلط ہے اتنی بڑی سکیم کو چلانے کے لئے لاکھوں روپیہ کی ضرورت ہے جس کی توفیق بارہ روپے سالانہ کی ہے وہ بارہ روپے سالانہ دے سکتا ہے جس کی توفیق پچاس روپے سالانہ کی ہو وہ پچاس روپے سالانہ دے سکتا ہے دوستوں کو ہدایت دینے کے لئے یہ بات کافی تھی کہ میرا چندہ چھ سو روپیہ شائع ہو چکا ہے اور چھ سو چھ سو گنا زیادہ ہوتے ہیں۔ میرا ارادہ ہے کہ خدا مجھ کو توفیق دے تو میرا اس تحریک کا چندہ بیس پچیس ہزار یا اس سے بھی زیادہ ہو جائے۔"

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ:۔

"جماعت کے اسی فیصدی باپ اور اسی فیصدی مائیں ایسی ہیں جنہیں احساس ہی نہیں ہے کہ انہوں نے اپنے بچوں کے لئے خدا کی رضا کی جنتوں کو کس طرح پیدا کرنا ہے۔ کیا آپ اس بات کو پسند کریں گی اے احمدی بہنو! اور کیا آپ اس بات کو پسند کریں گے اے احمدی بھائیو! کہ آپ کو خدا کی رضا کی جنت نصیب ہو جائے۔ لیکن آپ کے بچے اس دروازہ سے دھتکارے جائیں۔ اور ان کو دوزخ کی طرف بھیج دیا جائے۔ یقیناً آپ میں سے کوئی بھی اس بات کو پسند نہیں کرے گا۔ ...... پس اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور بچوں کے دلوں میں دین کی راہ میں قربانی دینے کا شوق پیدا کریں۔"

اللہ تعالیٰ احباب جماعت کو اس بابرکت تحریک میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے آمین

انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

درخواست دعا

مکرم میاں اصغر علی صاحب طارق محمود گلاب ٹمبر فیکٹری اخبار ٹاؤن لاہور کی بچی عزیزہ شگفتہ شاہزادی صاحبہ عرصہ دراز سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ اور لاہور ہسپتال میں داخل ہیں۔ انکو گردے کی تکلیف ہے اب ڈاکٹروں نے گردہ تبدیل کرنے کا مشورہ دیا ہے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچی کا یہ آپریشن کامیاب بنائے

خاکسار:۔ امیر جماعت احمدیہ قادیان

اِسلامی آئین کی تدوین .... بقیہ "اداریہ" صفحہ (۲)

اور ضروری ہے کہ اسلام بھی اس اہم عصری تقاضے کو فیصلہ کُن رنگ میں شاندار اور برتر طریق سے پورا کرے۔ اس کے ساتھ آپ کو پاک محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے اُن ارشادات کو مستحضر کرنا نہایت ضروری ہے جو مسلمانوں کے رُوحِ اسلام سے عاری ہو کر عملی رنگ میں بے دین ہو جانے اور علماء میں بھی طرح طرح کی خرابیاں پیدا ہو جانے کے بارہ میں ہے۔ اس ارشاد کے آخری الفاظ جہاں عبرت انگیز ہیں وہاں صورتِ حال کی صحیح تصویر بتانے والے بھی ہیں۔ حضورؐ فرماتے ہیں:

"عُلَمَاؤُهُمْ شَرُّ مَنْ تَحْتَ أَدِيْمِ السَّمَاءِ مِنْ عِنْدِهِمْ تَخْرُجُ الْفِتْنَةُ وَفِيْهِمْ تَعُوْدُ" (شعب الایمان)

اب کون خردمند ہے جسے اس امر سے انکار ہو کہ مُسلمان نہیں بگڑے اور کہ علماء حضرات کی وہی صورت ہے جو اُنہیں ورثۃ الانبیاء کے اعزاز سے نوازنے والی ہے۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ علماء پر ہی تو مسلم عوام کی راہبری کی ذمّہ داری تھی۔ جب اُنہی کی حالت ناقابلِ اعتماد ہو گئی تو امّت کی رہبری کا کیا بنے گا؟ سو اس کے لئے بھی آقائے نامدار پاک محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے بشارت دے رکھی ہے کہ امام مہدی و مسیح موعود جنہیں حضورؐ ہی کی نیابت میں امامت حاصل ہو گی وہ اس زمانہ میں حَکَم و عَدَل بن کر مبعوث ہوں گے۔

صاف ظاہر ہے کہ حکم و عدل کی ضرورت ایسے ہی وقت ہُوا کرتی ہے جب اختلافات و تنازعات کا بازار گرم ہو۔ اور متنازع فریق از خود کسی فیصلہ پر پہنچ نہ سکتے ہوں۔ بلکہ اس بات کا قوی اندیشہ ہو کہ ان کے یہ اختلافات و تنازعات قتل و غارت اور خونریزی تک پہنچائیں گے جیسا کہ اس زمانہ کا عام مشاہدہ اور تجربہ رہا ہے۔ اس لئے امام مہدی اور مسیح موعود ہی کو اختلافات کے منصفانہ فیصلوں کا منصب عطا ہو گا۔ اور وہی ایسا برگزیدہ وجود ہو گا جس کے ذریعہ تمام دُنیا کے مُسلمانوں کو امّتِ واحدہ بنا دینے کا اہم کام بھی سرانجام پائے گا۔ اور یہی وہ وجود ہو گا جو حالاتِ زمانہ کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے اسلامی تعلیمات سے جس قسم کے استخراجِ مسائل کی ضرورت پیش آئے گی اپنا فیصلہ دے گا۔ اسی کا فیصلہ قطعیّت کا رنگ رکھنے والا ہو گا۔ اس کے سوا کسی دُوسرے کو یہ پوزیشن حاصل نہیں ہو گی۔ خواہ اپنے طور پر وہ کیسا ہی علّامۃ الدّہر کہلا رہا ہو۔ کیونکہ اس منصب کے لئے متداول دُنیوی علوم میں طاق ہونا اس قدر اہم اور ضروری نہیں جس قدر کہ تعلق باللہ اور تائید من اللہ کی امتیازی شان ہے جو ہر زمانہ کے رُوحانی پیشواؤں کا طرۂ امتیاز رہا ہے۔ ایسی برگزیدہ شخصیت کے فیصلے ہر قسم کی جنبہ داری کے عنصر سے بکلّی پاک اور محض عددی کثرت کے بل بوتے پر صادر ہونے کی بجائے خشیۃ اللہ اور تقوی اللہ پر مبنی ہوں گے۔ ایسے باخدا افراد کو خدا تعالیٰ کی طرف سے نورِ فراست عطا ہوتا ہے۔ جس کی روشنی میں وہ حق و انصاف کے مطابق فیصلے کرتے ہیں۔ اُن کے دلوں میں بنی نوع کی ایسی ہمدردی اور غمخواری ہوتی ہے کہ وہی کمزور کا سہارا اور مظلوم کے مددگار بن کر ہر قسم کی حق تلفی اور جور و جفا سے مخلوقِ خدا کو بچا لیا کرتے ہیں۔

پس یہ ہے اسلامی آئین کو صحیح اسلامی لائینوں پر مدوّن کرنے کی ایسی راہ جو ہر طرح کی کجی اور کجروی سے پاک اور محفوظ ہے۔ اور قرآن و حدیث اور سنّتِ نبویؐ اور ارشاداتِ مصطفوی کے عین مطابق بھی۔ ممکن ہے ہماری یہ بات غیر از جماعت بھائیوں کو عجیب سی لگے۔ اور کہیں کہ یہ تو چھوٹا منہ اور بڑی بات والی صورت ہے۔ یا یہ کہ احمدیوں کی محض خوش فہمیاں ہیں۔ لیکن جب وہ مخلیّ بالطبع ہو کر ہماری ان باتوں کو سوچیں گے تو مُسلمانوں کے باہمی شدید فرقہ وارانہ اختلافات کے وقت (جو گویا بین الاقوامی صورت رکھتے ہیں) کسی بھی ایسی شخصیت کی طرف اُنہیں بالآخر رجُوع کرنا پڑے گا جو مُسلمانوں کے اختلافات کا فیصلہ بھی کرے اور حالاتِ زمانہ کے تقاضوں کو پُورا کرتے ہوئے اسلام کی ایسی نمائندگی کرے جو اقوامِ عالم کے ہر طبقہ میں اسلام کو سربلند کرنے کا باعث بنے اور ساتھ ہی ساری دُنیا کے مُسلمانوں کو امّتِ واحدہ بنا دینے والا ہو۔ اس کے برعکس اسلام کے حق میں یہ تو کوئی خوبی کی بات نہیں کہ تاقیامت اختلافات کی خلیج ہی بڑھتی جائے اور کوئی بڑی شخصیت ایسی پیدا نہ ہو جو سب مُسلمانوں کو کلمۂ واحدہ پر جمع کر سکے۔

فتدبّروا یا اُولی الالباب!!

درخواستِ دُعا

مکرم ورثا عبدالرحیم صاحب سیکرٹری مال بمبئی اچانک بیمار ہو گئے ہیں اور ہسپتال میں زیر علاج ہیں اُن کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار محمد فاروق مبلغ بمبئی۔

پروگرام دورہ مکرم مولوی محمد حمید صاحب کوثر بطور انسپکٹر تحریک جدید

(صوبہ بہار - اڑیسہ)

جملہ احباب جماعت و عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ بہار - اڑیسہ کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم مولوی محمد حمید صاحب کوثر مبلغ بھاگلپور بہار بطور انسپکٹر تحریک جدید یکم اکتوبر سے مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق چندہ تحریک جدید کے سلسلہ میں روانہ ہو رہے ہیں۔ اُمید کرتا ہوں کہ جملہ احباب و عہدیداران سابقہ روایات کو قائم رکھتے ہوئے انسپکٹر صاحب موصوف سے کماحقہ تعاون فرمائیں گے۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی	نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی
آرہ	۷۷-۱۰-۱	۱	۷۷-۱۰-۲	کیندراپاڑہ	۲۷/۱۰/۷۷	۱	۲۸/۱۰/۷۷
اڑول	۲/۱۰/۷۷	۱	۳	چودوار	۲۸	۱	۲۹
پٹنہ	۳	۱	۴	کرڑاپلی	۲۹	۱	۳۰
مظفرپور	۴	۱	۵	پینکال	۳۰/۱۰/۷۷	۱	۱/۱۱/۷۷
بھرت پورہ	۵	۱	۶	کوٹ پلہ	۱/۱۱/۷۷	۱	۲/۱۱/۷۷
پرکھوپٹی	۶	۱	۷	تاراکوٹ	۲	۱	۳
بتھولی	۷	۱	۸	کٹک	۳	۱	۴
پکوڑ	۹	۱	۱۰	بسنہ پردہ	۵	۲	۷
کلکتہ	۱۱	۱	۱۲	بھاڑ سونگھڑہ	۷	۱	۸
سورو	۱۳	۱	۱۴	رورکلہ	۸	۲	۱۰
بھدرک	۱۴	۱	۱۵	موسٰی بنی مائنز	۱۰	۳	۱۳
کٹک	۱۵	۲	۱۷	مہوبھنڈار	۱۳	۱	۱۴
سرلونیاگاؤں	۱۷	۱	۱۸	چائے باسہ	۱۴	۱	۱۵
بھبنیشور	۱۸	۱	۱۹	جمشید پور	۱۵	۲	۱۷
خوردہ	۱۹	۱	۲۰	رانچی بسملیہ	۱۷	۳	۲۰
کیرنگ	۲۰	۳	۲۳	گیا	۲۰	۱	۲۱
زگاوس	۲۳	۱	۲۴	بھاگلپور نواحی جماعتیں	۲۱	۱	۲۲
مانیکاگوڈا	۲۴	۱	۲۵	بلاری	۲۳	۱	۲۴
نیاگڑھ	۲۵	۱	۲۶	خانپور ملکی	۲۴	۲	۲۶
سونگھڑہ	۲۶	۱	۲۷	مونگھیر - اورین	۲۶	۲	۲۸

VARIETY
CHAPPAL PRODUCTS KANPUR
PHONES :- 52325/52686 P.P.
ویرائٹی
پائیدار بہترین ڈیزائن پر
لیدر سول اور ربر شیٹ کے سینڈل
زنانہ اور مردانہ چپلوں کا واحد مرکز
چپل پروڈکٹس کانپور
مکھنیا بازار ۲۹/۴۲

ہر قسم اور ہر ماڈل
کے موٹر کار، موٹر سائیکل، سکوٹرس کی خرید و فروخت
اور تبادلہ کیلئے اٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے
اٹو ونگس
AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. Colony
MADRAS — 600004,
PHONE :- 76360.

آل کشمیر احمدیہ مسلم کانفرنس

احباب جماعت ہائے احمدیہ کشمیر کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ صوبائی نمایندگان نے بالاتفاق فیصلہ کیا ہے کہ امسال آل کشمیر احمدیہ مسلم کانفرنس کا انعقاد اکتوبر کے آخری ہفتہ میں سرینگر میں ہوگا۔ تمام ممبران نے اتفاق رائے سے محترم ماسٹر نذیر احمد صاحب نائب صدر جماعت احمدیہ سرینگر کو صدر مجلس استقبالیہ مقرر کیا ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ محترم ماسٹر صاحب کے ساتھ پورا پورا تعاون کریں۔ نیز ضروری امور سے متعلق مندرجہ ذیل ایڈریس پر اُن سے خط و کتابت کریں۔

پتہ:- محترم ماسٹر نذیر احمد صاحب نائب صدر جماعت و صدر مجلس استقبالیہ
گورنمنٹ کوارٹرز 26، جواہر نگر۔ سرینگر۔

نوٹ:- کانفرنس کی تاریخوں کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔ انشاء اللہ۔

احقر:- غلام نبی نیاز
خادم سلسلہ عالیہ احمدیہ سرینگر

عید الاضحیہ کے موقعہ پر قادیان میں قربانی کا انتظام

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر صاحب استطاعت مسلمان پر عید الاضحیہ کے روز قربانی دینے کو ضروری قرار دیا ہے۔ اس ارشادِ گرامی کے مطابق احباب جماعت مقامی طور پر قربانی دیتے ہیں۔ اور جو دوست یہ خواہش کرتے ہیں کہ ان کی طرف سے عید الاضحیہ کے موقعہ پر قادیان میں قربانی دینے کا انتظام کر دیا جائے تو امارت مقامی کی طرف سے ہر سال ایسا انتظام کر دیا جاتا ہے۔ ایسا کرنے سے جہاں ان بھائیوں کے ذمہ ایک فرض ادا ہو جاتا ہے وہاں قربانی کا گوشت قادیان میں مقیم درویشان کے استعمال میں آجاتا ہے۔

(۲) — بیرونی ممالک سے بعض مخلصین جماعت نے امسال قادیان میں اُن کی طرف سے عید الاضحیہ کے موقعہ پر قربانی کا انتظام کر دیئے جانے کی خواہش کا اظہار کرتے ہوئے ایک جانور کی قیمت کا اندازہ دریافت کیا ہے۔ سو ایسے تمام مخلص احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ قربانی کی شرائط پورا کرنے والے جانور کی قیمت گیارہ پونڈ ہے۔ اور ڈالر والے کرنسی کے ممالک کم از کم بیس ڈالر ارسال فرماویں۔ اسی حساب سے دوسرے ممالک کے احباب اپنے اپنے ملک کی کرنسی کا حساب لگالیں۔ اور براہ مہربانی بروقت اطلاع بھجوا دیں۔

خاکسار: مرزا وسیم احمد
امیر جماعت احمدیہ قادیان

تصحیح لکھنؤ میں جماعت احمدیہ اُتر پردیش کی سالانہ کانفرنس کے اعلان میں مکرمی محترمی ڈاکٹر حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب پی۔ ایچ ڈی۔ ریڈر شعبہ اسٹرولوجی عثمانیہ یونیورسٹی حیدر آباد دکن کا اسم گرامی بھی شامل ہے۔ موصوف اسی یونیورسٹی میں بطور ریڈر خدمات سر انجام دیتے ہیں۔ اس لئے احباب گزشتہ اعلانات کو اسی کے مطابق پڑھیں اور تصحیح فرمالیں۔ (ادارہ بدر)

چندہ جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ اب قریب آرہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ مبارک سے چندہ جلسہ سالانہ بھی چندہ عام اور حصہ آمد کی طرح لازمی چندہ ہے۔ اور اس کی شرح ہر دوست کی سال میں ایک ماہ کی آمد کا دسواں ($\frac{1}{10}$) یا سالانہ آمد کا $\frac{1}{120}$ حصہ مقرر ہے اس چندہ کی سو فیصدی ادائیگی جلسہ سالانہ سے قبل ہونی ضروری ہے تاکہ جلسہ کے کثیر اخراجات کا انتظام بروقت سہولت کے ساتھ ہو سکے۔ لہٰذا جن احباب اور جماعتوں نے تاحال اس چندہ کی سو فیصدی ادائیگی نہ کی ہو اُن کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ اس طرف جلد توجہ کر کے عند اللہ ماجور ہوں اور فرض شناسی کا ثبوت دیں۔

ناظر بیت المال آمد۔ قادیان

قادیان میں عید الفطر کی تقریب
وزیر اعلیٰ پنجاب کی طرف سے عید مبارک

مورخہ ۱۶ ستمبر ۷۷ء کو قادیان میں عید الفطر اسلامی روایات کے مطابق منائی گئی۔ اس مبارک موقعہ پر قادیان میں مقیم احباب کے علاوہ مضافات میں رہنے والے درجنوں مسلمان بھائی، اسی طرح بہت سے فوجی جوان بھی آکر عید کی نماز میں شامل ہوئے۔

آنریبل جناب سردار پرکاش سنگھ صاحب بادل وزیر اعلیٰ پنجاب کے ہم ممنون ہیں کہ انہوں نے پانچصد عید کارڈ اس موقعہ پر قادیان میں مقیم احمدی احباب کو عید مبارک کا پیغام پہنچانے کے لئے اپنے اُردو دستخطوں کے ساتھ ارسال فرمائے جو کہ تقسیم کئے گئے۔ اللہ تعالیٰ ان کے اس خلوص کو قبول فرماتے ہوئے اس کی بہترین جزا عطا فرماوے۔

ہماری دُعا ہے کہ خدا تعالیٰ محترم بادل صاحب کو صوبہ پنجاب کی بہتر رنگ میں خدمت کرنے کی توفیق عطا فرماوے اور ان کے دورِ حکومت میں پنجاب ملک کے دوسرے صوبوں سے نمایاں رنگ میں ترقی کرے۔

ناظر امور عامہ قادیان

احمدیہ مسلم کیلنڈر بابت سال ۱۳۵۷ ہش / ۱۹۷۸ء

احباب جماعت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے سال آئندہ ۱۳۵۷ ہش مطابق ۱۹۷۸ء کا کیلنڈر ۲۰×۳۰ کے سائز میں نہایت عمدہ، دیدہ زیب اور مختلف جاذب نظر رنگوں میں شائع کیا جا رہا ہے۔ کیلنڈر مندرجہ ذیل خصوصیات کا حامل ہوگا:—

۱۔ کلمہ طیبہ اعلیٰ حروف میں کیلنڈر کی پیشانی کو زینت بخش رہا ہے۔ ۲۔ کیلنڈر کے دائیں بائیں لوائے احمدیت اور منارۃ المسیح دکھائے گئے ہیں۔ ۳۔ کیلنڈر کے وسط میں جماعت احمدیہ کی بیرونی ممالک کی مساجد میں سے دو مسجدوں کی تصاویر کے علاوہ دو ایمان افروز اقتباس بعنوان "اسلام کا مستقبل" "احمدیت کا مستقبل" بزبان انگریزی دیئے گئے ہیں۔ ۴۔ تاریخیں چار کاغذوں پر علیحدہ شائع کر کے کیلنڈر پر چسپاں کی گئی ہیں۔ ہر کاغذ پر تین ماہ کی تاریخیں درج ہیں۔ تمام علاقوں کی سہولت کیلئے تاریخیں انگریزی حروف میں درج کی گئی ہیں۔ ۵۔ تاریخوں کے دائیں بائیں ہفتہ کے دنوں کے نام عربی، فارسی اور انگریزی، اُردو چاروں زبانوں میں دیئے گئے ہیں۔ ۶۔ سال ۱۹۷۸ء کی جماعتی و سرکاری تعطیلات کا بھی اندراج ہے۔ جماعتی تعطیلات سبز رنگ میں اور سرکاری تعطیلات سُرخ رنگ میں ہیں۔ ۷۔ کیلنڈر کے اُوپر نیچے ٹین کی پتری لگائی گئی ہے تاکہ کیلنڈر دیر تک کار آمد رہے۔ ۸۔ کیلنڈر کلکتہ میں زیر طبع ہے۔ انشاء اللہ ماہ نومبر میں قادیان پہنچ جائے گا۔ جو جماعتیں یا مشن بذریعہ ڈاک کیلنڈر منگوانے کے خواہشمند ہوں وہ پہلے سے ہی اپنے آرڈر بُک کرائیں۔ زیادہ کیلنڈر منگوانے میں ڈاک خرچ میں کفایت ہوتی ہے۔ ۹۔ کیلنڈر کی قیمت دو روپے (Rs. 2/-) رکھی گئی ہے۔ محصول ڈاک اور رجسٹری کا خرچ علیحدہ ہوگا۔ چونکہ کیلنڈر کی قیمت لاگت کے مطابق رکھی گئی ہے جو تبلیغ و اشاعت کے پیش نظر ہے، کوئی منافع لینا مقصود نہیں اس لئے خریداروں کو کمیشن نہیں دی جائے گی۔ ۱۰۔ جلسہ سالانہ میں شرکت کرنے والے احباب جلسہ کے موقع پر ہی کیلنڈر حاصل کر سکتے ہیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

خلاصہ خطبہ جمعہ بقیہ صفحہ اوّل

حضور ایدہ اللہ نے قرآن مجید کی چند آیات کی تشریح کرتے ہوئے بتایا کہ جو شخص خدائے رحمان کے ذکر سے مُنہ موڑ لیتا ہے وہ حزب شیطان میں داخل ہو جاتا ہے اور سراسر گھاٹے میں رہتا ہے۔ اور جو شخص ذکر الٰہی کی توفیق پاتا ہے اس کا شیطان گویا مسلمان ہو جاتا ہے۔ وہ اس ذکر کے ذریعہ اندھیروں سے نکل کر نور اور روشنی میں آجاتا ہے وہ سارا سال ہی ذکر کی توفیق پاتا ہے اور اس طرح خدا تعالیٰ کی ان ابدی رحمتوں کا وارث بن جاتا ہے جن کا اس نے ذکر کے نتیجہ میں ہم سے وعدہ کر رکھا ہے۔ (الفضل ۹/۱۰/۷۷)

ہفت روزہ بدر قادیان (پن ۱۴۳۵۱۶) مورخہ ۲۹ ستمبر ۱۹۷۷ء - رجسٹرڈ نمبر پی / جی ڈی پی - ۳